ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جمعیت کی مرکزی مجلس شوریٰ نے متحدہ محاذ کے ۱۲ نکاتی معاہدہ کی توثیق کر دی

مرکزی مجلس عمل کے لیے چار نمائندوں کا اعلان

اسلام آباد کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس گورنمنٹ ہوسٹل اسلام آباد میں قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی قیامگاہ پر منعقد ہوا۔ امیر مرکزیہ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ نے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ اجلاس میں ملک کے موجودہ حالات کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا

…جلس …نے حزب …لاف کی جماعتوں کے …نشن میں منظور کردہ بارہ …تی معاہدے (اعلان اسلام آباد) کی …ثیق کر دی ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے اجلاس …اختتام پر مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلے کا اعلان کرتے …ئے فرمایا کہ مخالف پارٹیوں کے کنونشن نے ملک میں اسلام اور …جمہوریت کے سلسلے میں جو فیصلے کئے ہیں جمعیت نے ان کی بھی …مکمل حمایت کی ہے۔ مخالف پارٹیوں کی مرکزی مجلس عمل کے …لیے ملک کے چاروں صوبوں سے مندرجہ ذیل چار نمائندے …نامزد کیے گئے۔

سرحد۔ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ

سندھ۔ حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب مدظلہ سجادہ …نشین امروٹ شریف

بلوچستان۔ حضرت مولانا شمس الدین صاحب ایم پی اے …سابق ڈپٹی سپیکر)

پنجاب۔ جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ

اس اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی

(۱) امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ

(۲) مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صاحب مدظلہ

(۳) مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے۔

(۴) جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ

(۵) حضرت مولانا عبدالحق صاحب ایم این اے اکوڑہ خٹک

(۶) حضرت مولانا عبدالحئی صاحب ایم این اے لورالائی بلوچستان

(۷) حضرت مولانا پیر سید محمد شاہ صاحب ایم این اے سجادہ نشین امروٹ شریف سندھ۔

(۸) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب صوبہ سرحد

(۹) حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب ایم این اے کوہاٹ

(۱۰) حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی۔

(۱۱) حضرت مولانا حبیب گل صاحب ایم پی اے

(۱۲) حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے

(۱۳) حضرت مولانا عبدالباقی صاحب ایم پی اے

(۱۴) حضرت مولانا عبدالصمد صاحب ایم پی اے بنوں

(۱۵) حضرت مولانا محمد شریف صاحب منچن آباد

(۱۶) حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہور۔

(۱۷) مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سرگودہا۔

(۱۸) مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی

(۱۹) حق نواز خان ایڈووکیٹ

(۲۰) مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر

(۲۱) فقیر محمد خان صاحب ہزارہ

(۲۲) قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ

گلبانگِ حرم

یک نگاہِ کرم اے شمعِ شبستانِ حرم
یاد آتی ہے بہارِ چمنستانِ حرم

رو کشِ خلد ہے ہر رنگِ بیابانِ حرم
رشکِ صد لالہ و گل خارِ مغیلانِ حرم

تجھ کو مقسوم ہوا جلوۂ تابانِ حرم
تیرے قربان میں اے عازمِ بستانِ حرم

میں بھی دیکھوں گا کبھی جلوۂ تابانِ حرم
میں بھی فانی ہوں فدائے چمنستانِ حرم

وہ بلائیں گے تو پہنچوں گا درِ رحمت پر
وہ جو چاہیں گے تو ہو جاؤنگا مہمانِ حرم

نجد کے بادیہ پیما تری بدبختی تھی
ورنہ کچھ دور نہ تھے دشت و بیابانِ حرم

کس کی جرأت ہے کہ سورج سے ملائے آنکھیں
کون دیکھے گا سوئے پردۂ ایوانِ حرم

صاحبِ ارضِ حرم ساتھ رہے گا ان کے
حشر میں پہنچیں گے جو عاشقِ محبانِ حرم

زائرِ ارضِ حرم تیری بلائیں لے لوں
تو نے دیکھی ہے بہارِ چمنستانِ حرم

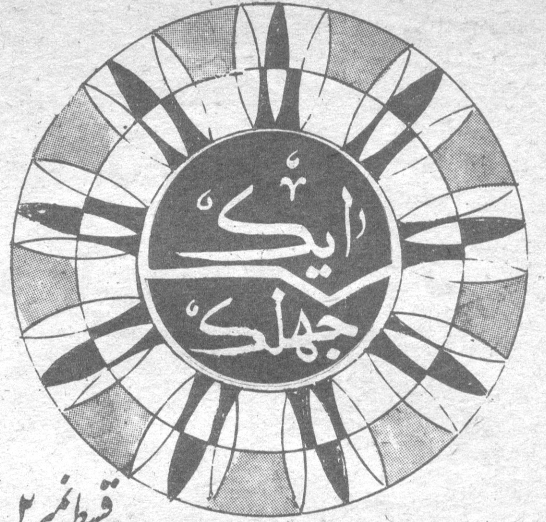
روح کو آنکھیں بنا کر میں انہیں دیکھونگا
کر کے آئیں گے جو نظارۂ بستانِ حرم

پھر بھی دستِ دعا میں نہ اٹھاؤں فانی؟
مجھ کو مل جائے اگر گوشۂ دامانِ حرم

فانی مرادآبادی

ایک از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان مرکزی دفتر چوک رنگ محل لاہور فون ۶۷۷۱۵

ترتیب فضل حق دیپالپوری فاضل جامعہ رشیدیہ ساہیوال



قسط نمبر ۲

تحریک آزادی اور علمائے حق

دھلی میں کانگریس کا ایک جلسہ عام

اس جلسہ میں جمیعت علماء ہند کے ورکر بھی شامل ہوئے اور جمیعت نے مکمل طور پر ملک کی آزادی کی خاطر کانگریس کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ اس جلسہ میں حضرت شیخ الہندؒ نے ترک موالات کا فتویٰ دیا۔ تمہیدی کلمات کے بعد اس پروگرام کی دفعات یہ تھیں۔

(۱) مسلمان سرکاری اعزازوں اور خطابوں کو واپس کر دیں

(۲) ملک کی جدید کونسلوں میں شامل ہونے سے انکار کر دیں

(۳) صرف اپنی ملکی اشیاء۔ اور مصنوعات کا استعمال کریں۔

(۴) سرکاری سکولوں اور کالجوں میں اپنے بچوں کو داخل نہ کرائیں۔ جن دنوں کانگرس کا اجلاس ناگ پور میں منعقد ہوا انہی دنوں خلافت کانفرنس کا اجلاس بھی ہوا اور اس میں ترک موالات کا ریزولیشن منظور کر کے مسلمانوں نے اپنی قیادت کے لئے گاندھی جی کو منتخب فرمایا اس وقت کانگریس سے برل حضرات علیحدہ نہیں ہوئے تھے۔ انہیں چونکہ غیر آئینی روش پسند نہیں تھی اس لئے وہ بھی پوری طاقت کے ساتھ کانگریس میں شریک ہوئے اور تحریک ترک موالات و ترک تعاون کو نا منظور کرانا چاہا۔



ہندوؤں میں پنڈت مالویہ اور مسلمانوں میں مسٹر محمد علی جناح پیش پیش تھے۔

مسٹر سی آر داس بھی اس وقت پریکٹس کر رہے تھے اور مقاطعہ اور ترک موالات کے وہ بھی شدید مخالفین میں تھے اس لئے بظاہر بڑی پریشانی تھی کہ دیکھئے اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔

مولانا محمد علی جوہرؒ نے اپنے آپ کو اس تجویز کے منظور کرانے کے لئے وقف کر دیا تھا۔ کبھی گاندھی جی گفتگو کر رہے ہیں۔ کبھی مالوی جی سے مل رہے ہیں۔ اور کبھی مسٹر جناح کو سمجھا رہے ہیں اور کبھی سی آر داس کو مجبور کر رہے ہیں تحریک آزادی و خلافت کے دنوں میں ہندوستان میں جذبہ جہاد کی روح پیدا کرنے میں علی برادران کا بڑا ہاتھ تھا۔

۱۹۱۹ء ہندوستان کی تاریخ آزادی کا بہت اہم سال ہے۔ اس سال گاندھی جی نے رولٹ ایکٹ کے خلاف ایسی مشہور عالم تاریخ ستیہ گرہ کا آغاز کیا اور ملک میں حکومت سے عدم تعاون کی تحریک عدم تشدد کے ساتھ شروع ہوئی۔ اس پر حکومت بوکھلا اٹھی۔ امرتسر جلیاں والا باغ میں کانگریس کا ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں گاندھی جی نے گورنمنٹ برطانیہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا..... کہ اگر حکومت برطانیہ نے ۳۱ دسمبر ۱۹۲۹ء تک ہندوستانیوں کو آزادی نہ دی تو سول نافرمانی شروع کر دی جائے گی۔

اور اس جلسہ میں حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

کہ اگر گورنمنٹ برطانیہ کا منشا مذہبی آزادی سلب کرنا ہے تو صاف صاف اعلان کرے تاکہ سات کروڑ مسلمان بھی اس بات پر غور کریں کہ ان کو مسلمان رہنا ہے یا گورنمنٹ کی رعایا۔ اسی طرح ۲۲ کروڑ ہندو بھی سوچ لیں کہ ان کو کیا کرنا ہے کیونکہ جب مذہبی آزادی چھینی جائے گی تو سب کی چھینی جائے گی۔

علماء دیوبند کے سینوں میں ہمیشہ آزادی اور جہاد کی آگ سلگتی رہتی تھی۔ یہ علماء انگریز سے نہ دبے نہ جھکے نہ مرعوب ہوئے انگریز کی نوکریوں، اس کی تنخواہوں پر ان خود دار اور باغیرت لوگوں نے تھوک دیا۔ انگریز کے مشن کو ناکام بنایا۔ اس کے ایوانوں میں تہلکہ مچ گیا۔ دوسری طرف میر جعفر صادق کے روحانی بیٹوں نے انگریز کا ساتھ دیا۔ صاحب بہادر کے بوٹ صاف کرتا رہا جن کے عوض انہیں جاگیریں ملیں۔ اور وظائف حاصل کئے

بقیہ

مولانا مفتی محمود سے ایک ملاقات

"اب اس میں کوئی شبہ نہیں رہا کہ پیپلز پارٹی اس ملک میں جمہوریت کی سب سے بڑی دشمن ہے اور وہ آئین سازی کے کام میں نہ صرف رکاوٹ پیدا کر رہی ہے بلکہ اپنی مرضی کا آئین مسلط کرنا چاہتی ہے۔ لیکن اسے جان لینا چاہیئے کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ سرحد و بلوچستان میں جو صورت حال پیدا کی ہے اور پنجاب و سندھ میں جس طرح ارکان اسمبلی کو ہراساں کیا جا رہا ہے اس کے باوجود وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ آئین پوری قوم کے لئے ہے اور اسمبلی کا ہر رکن آئین سازی کے وقت کسی پارٹی کا رکن یا اپنے حلقہ کا نمائندہ نہیں رہتا بلکہ قوم و ملک کے مفاد کو سامنے رکھتا ہے، اور محب وطن ارکان اسمبلی آئین سازی کے کام میں مزید تاخیر برداشت نہیں کریں گے۔ آئین مقررہ وقت پر اور قومی امنگوں کے مطابق بننا چاہیئے"۔

آخر میں انہوں نے سرحد و بلوچستان میں فوج بھیجے جانے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا، ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ان دونوں صوبوں سے فوج کو فوراً بیرکوں میں بھیجا جائے۔ میں وا[illegible]ر دینا چاہتا ہوں کہ ہم ملک میں خانہ جنگی نہیں ہونے دیں گے۔ اور اس لعنت کو برداشت نہیں کریں گے کہ اس سے ملک کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے لیکن جو لوگ بار بار کے واقعات کو دہرانا یا فوج کے استعمال سے عوامی جذبات کو دبانا چاہتے ہیں، انھیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ۱۹۴۷ء نہیں بلکہ ۱۹۷۳ء ہے"۔

بشکریہ ہفت روزہ چٹان لاہور

جمعہ ۱۰ر صفر المظفر ۱۳۹۳ھ — جلد ۱۶

۱۶ مارچ ۱۹۷۳ء — شمارہ ۱۰

قیمت: ۔/۴۰ پیسے

انسانی عظمت

"اور تحقیق ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی اور ہم نے ان کو خشکی اور دریا میں سواریاں دیں اور عمدہ چیزیں کھانے اور برتنے کو دیں اور ہم نے ان کو اپنی بہت سی مخلوقات پر فوقیت دی"

(القرآن)

مساوات

"کسی عربی کو نہ کسی عجمی پر کوئی برتری حاصل ہے اور نہ کسی عجمی کو عربی پر۔ اسی طرح نہ کسی گورے کو کسی کالے پر تفوق ہے اور نہ کسی کالے کو کسی گورے پر۔ ہاں وجہ فضیلت اگر ہے تو صرف تقویٰ ہے اور خوف خدا ہے"۔

"اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ عجز و انکساری اختیار کرو کہ کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے"۔

الحدیث

مرتب

محمد حنیف ندیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

اعلان اسلام آباد

۲۸ فروری و یکم مارچ کو ملک کی آٹھ سیاسی جماعتوں کا ایک مشترکہ کنونشن اسلام آباد میں منعقد ہوا، جس میں آئندہ کے لئے متحدہ پروگرام طے کیا گیا اور ۱۲ نکات جنہیں "اعلان اسلام آباد" کا نام دیا گیا تھا، کے پیش نظر مل جل کر کام کرنے کا عہد کیا۔

یہ اتحاد ایسے وقت عمل میں لایا گیا ہے جبکہ ایک آمر کی بے عقلی یا غداری اور اس کے چند حامیوں کی بیجا ضد و ہٹ دھرمی کی وجہ سے ملک کا نصف حصہ نہ صرف علیحدہ ہو گیا بلکہ باقی ماندہ نصف بھی گوناگوں مصائب و آلام سے دوچار کر دیا گیا۔

یحییٰ خاں کے زوال کے بعد یہ امید کی جاتی تھی کہ نئی حکومت اپنے پیشرووں کے نقش قدم سے ہٹ کر اپنی تمام تر ذہنی صلاحیتیں و توانائیاں ملک کی تعمیر نو میں صرف کرے گی لیکن گزشتہ چند ماہ سے جو واقعات سامنے آ رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ پاکستان کے عوام کو نئی حکومت سے جو توقعات وابستہ تھیں وہ اس پر نہ یہ کہ پوری اتری ہے بلکہ اس کی ہر صبح ایک نیا تخریبی پروگرام لے کر طلوع ہو رہی ہے۔

بنیادی حقوق معطل ہیں اور شہری آزادیاں سلب کر لی گئی ہیں۔ ڈی پی آر کے تحت سیاسی لیڈروں، صحافیوں، مزدوروں، کسانوں اور طالب علموں کی گرفتاریاں کی جا رہی ہیں اور انہیں جھوٹے مقدمات میں الجھایا جا رہا ہے۔ سرحد اور بلوچستان میں عوام کی منتخبہ اور جمہوری حکومتیں برطرف کر دی گئی ہیں۔ مخالفین کو غدار اور وطن دشمن کہا جا رہا ہے — جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈا عام ہے — قتل و غارت کا بازار گرم ہے۔ اور عوام اپنی جان و مال، عزت اور آبرو کے تحفظ کے لئے خود کو بے بس اور مجبور پاتے ہیں۔

وہی طاقتیں جنہوں نے "ادھر ہم ادھر تم" کا نعرہ لگا کر ملک کو دو ٹکڑے کر دیا تھا، پھر سے سرحد اور بلوچستان کے متعلق اسی قسم کا رویہ اپنائے ہوئے ہیں۔

ایسے میں ملک کی سالمیت و استحکام کے لئے سرکردہ سیاسی جماعتوں کا اتحاد بہت زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے، بشرطیکہ خلوص نیت سے کام کیا جائے۔ سیاسی جماعتوں کا باہم سر جوڑ کر بیٹھنا، ملکی سلامتی کے لئے سوچنا اور پروگرام طے کرنا ایک خوش آئند اقدام اور ملک کے لئے نیک فال ہے۔

یقیناً یہ اتحاد عوام کے لئے مسرت و شادمانی اور فتح و کامرانی کی نوید لے کر آیا ہے۔

حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے درمیان وجہ اختلاف اقتدار نہیں آئین ہے۔ حکومتی پارٹی اقتدار کے نشے اور اکثریت کے زعم میں اپنا من مانا آئین مسلط کرنا چاہتی ہے۔ جبکہ حزب اختلاف یک جماعتی آئین کی مخالف ہے۔ حکومتی پارٹی کو اس سے اپنا اقتدار ڈانواں ڈول نظر آتا ہے۔ حزب اختلاف والے کہتے ہیں کہ اقتدار تمہیں مبارک — لیکن آئین کا مسئلہ ایک جماعت یا فرد کا نہیں بلکہ پورے ملک کا ہے لہٰذا ایسا آئین ہی ملک کے لئے زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہو سکتا ہے جو حزب اقتدار اور اختلاف کی کشمکش سے بالاتر ہو کر منظور کیا جائے جو جمہوری ہو، پاکستانی ہو اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ خالص اسلامی ہو کیونکہ اس کا تعلق حال ہی سے نہیں بلکہ مستقبل سے بھی ہے۔ موجودہ نسلوں سے ہی نہیں بلکہ آئندہ نسلوں سے بھی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حزب اقتدار اس سلسلہ میں فراخ دلی کا ثبوت دے گی اور ملک کو ایک قابل عمل آئین دینے کے لئے ما و شما کی تفریق ختم کر کے حزب اختلاف کا تعاون حاصل کرے گی۔

(محمد حنیف ندیم)

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

شذرات

ندیم سہارنپوری

صدر بھٹو کے ایلچی کا دورہ امریکہ

گورنر پنجاب جناب ملک غلام مصطفٰے کھر امریکہ کا دورہ کر کے واپس تشریف لے آئے۔ وہ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کے خصوصی ایلچی کی حیثیت سے امریکہ گئے تھے۔ ان کے ہمراہ وزیر مملکت برائے امور خارجہ عزیز احمد بھی تھے۔ صدر بھٹو کے خصوصی ایلچی نے امریکہ کے ایوان نمائندگان کی امور خارجہ کمیٹی کے اراکین سے ملاقات کی بعد میں جناب کھر نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اس ملاقات میں جنگی قیدیوں کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ نیز پاکستان کے لئے اقتصادی امداد اور دیگر باہمی مفادات کے تمام مسائل بھی زیر غور آئے۔

پچھلے دنوں عراقی سفارت خانے سے بھاری تعداد میں روسی اسلحہ برآمد ہوا تھا۔ جسے حکمران پارٹی نے نیپ اور اس کے راہنماؤں کے سر تھوپ دیا تھا کہ یہ اسلحہ تخریبی سرگرمیاں کرنے کے لئے نیپ ہی کے لئے بھیجا گیا ہے پھر اسی کو بنیاد بنا کر دو چھوٹے صوبوں سرحد اور بلوچستان کے گورنروں کی سبکدوشی اور بلوچستان حکومت کی برطرفی عمل میں لائی گئی۔ اور وہاں صدر راج نافذ کر دیا گیا۔ ہمارا ماتھا اسی دن ٹھنکا تھا۔ کیونکہ پارٹی عراقی اسلحہ کی برآمدگی کے مسئلہ کو جس انداز سے استعمال کر رہی تھی اس سے معلوم ہوتا تھا کہ در اصل تار کہیں اور سے ہل رہی ہے۔ معاملہ در اصل ارباب سکندر، بزنجو، مینگل اور مفتی محمود صاحب کا نہیں بلکہ یہ معاملہ امریکہ اور روس کا ہے۔ ان دو چھوٹے صوبوں میں صدر راج کے نفاذ کے کچھ ہی دنوں بعد صدر صاحب کا اپنے ایلچی کو امریکہ روانہ کرنا معلوم ہوتا ہے دال میں کچھ کالا کالا ضرور ہے۔ اور جس سے صاف ظاہر ہے کہ امریکہ نے ان دونوں حکومتوں کے خاتمہ کے بعد ہی بات چیت کے لئے آمادگی کا اظہار کیا ہے۔

ہم صدر صاحب کی نیت پر شبہ نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ برسر اقتدار آنے سے قبل امریکہ کی مخاصمت کر چکے ہیں۔ ممکن ہے، ہماری رائے غلط ہو۔ بہر حال ایلچی کے حالیہ دورہ سے ہمارے دعوے کو تقویت ضرور ملتی ہے

ہم کسی ملک سے مخالفت مول لینے کے حق میں نہیں بلکہ سب سے دوستی رکھنے کی حمایت کرتے ہیں۔ لیکن ہم یہ قطعاً نہیں چاہتے کہ دوستی کی آڑ میں کوئی ملک یا کوئی بڑی طاقت ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے۔ امریکہ ہو یا روس ان دو بڑی طاقتوں کی باہمی چپقلش نے ہمارے ملک کو اس حالت تک پہنچایا ہے اور انہی کی وجہ سے ہمارے جنگی قیدی اب تک ہندوستان کے قبضے میں ہیں اس لئے صدر صاحب کو دوستی کے معاملے میں سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیئے۔ اور اچھی طرح چھان پھٹک کر لینی چاہیئے۔

ایک دیا اور بجھا.........

حضرت مولانا سید نذیر احمد صاحب نینگوی انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْن

شیخ طریقت حضرت مولانا سید نذیر احمد صاحب فروکہ والے ۲۹ محرم بروز پیر پونے دس بجے دن اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا مرحوم کا آبائی وطن "نینگ" ضلع کرنال تھا۔ قیام پاکستان کے بعد آپ فروکہ ضلع سرگودھا میں مقیم تھے۔ آپ ایک جید عالم اور طریقت میں شیخ کامل تھے اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مجازین میں سے تھے

ہمیں حضرت مرحوم کے جو حالات و کوائف معلوم ہوسکے ان کے مطابق آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی قصبے نینگ ضلع کرنال میں حاصل کی اور بعد ازاں حدیث شریف کے لئے دہلی تشریف لے گئے اور وہاں کی مشہور درسگاہ مدرسہ امینیہ میں مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دورہ حدیث شریف پڑھا۔ اس کے بعد آپ دہلی کی شاہی مسجد میں بحیثیت نائب امام و نائب مفتی عرصہ تک کام کرتے رہے۔

آپ کے مریدین کا حلقہ بھی کافی وسیع تھا، خاص طور پر ضلع کرنال میں آپ کے ہزار ہا مریدین تھے۔ آپ کی زندگی کا اکثر حصہ دین کی خدمت میں بسر ہوا۔ اس علاقے میں مختلف قسم کی بدعات اور رسم و رواج پائے جاتے تھے۔ آپ نے ہمیشہ ان کے خلاف جہاد کیا اور بھٹکے ہوؤں کو صراط مستقیم پر گامزن کیا۔

سیاسی مسلک

آپ کو شیخ العرب والعجم سیدی و مرشدی حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ سے بے پناہ والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ اور ہمیشہ سیاسیات میں انہی کے پیرو رہے۔ قیام پاکستان سے قبل جمعیۃ علماء ہند سے وابستہ رہے اور تحریری طور پر اس دور کو وہ اپنی زندگی کا بہترین دور قرار دیا کرتے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد بظاہر وہ سرگودھا کے قصبہ فروکہ میں گمنامی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ لیکن جمعیۃ علماء اسلام سے قلبی تعلق تھا، اور اکابر جمعیۃ کی ہمیشہ تعریف فرماتے تھے اور کارکنوں کی ہر کام میں حوصلہ افزائی فرماتے، اور حتی الامکان امداد و تعاون بھی فرمایا کرتے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی سرگودھا میں جو کانفرنسیں منعقد ہوئی تھیں آپ باوجود نقاہت اور کمزوری کے کسی کے سہارے ان میں شرکت فرمایا کرتے تھے۔ لاہور میں کل پاکستان جمعیۃ کے زیر اہتمام جو عظیم الشان آئین شریعت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں بھی آپ نے شرکت فرمائی تھی۔

گذشتہ انتخابات میں جب سرمایہ کی چمک دمک دیکھ کر ۱۱۳ مولوی بہہ گئے اور انہوں نے کفر کا فتویٰ جاری کیا، تو آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کو ووٹ دینے کا فتویٰ دیا تھا اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین سے اپیل کی تھی کہ وہ جمعیۃ کو ووٹ دیں۔

تحریک ختم نبوت میں حصہ

۱۹۵۳ء میں جب ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے علماء اور عوام سڑکوں پر نکل آئے تو آپ نے بھی تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ کی گرفتاری ہوئی۔ اور آپ ۶ ماہ تک سرگودھا، لاہور اور ملتان میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔

دینی مدارس کی سرپرستی

آپ نے دینی تعلیم و ترویج کے لئے نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ کے زیر اہتمام ضلع سرگودھا کے چار دینی مدرسے مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی۔ مدرسہ امدادیہ و مدرسہ اشرفیہ حنفیہ فروکہ۔ مدرسہ نذیریہ چک [illegible] نہایت خوش اسلوبی اور حسن انتظام کے ساتھ چل رہے تھے۔ ان میں مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی حفظ، ناظرہ یا تجوید تعلیم کے لحاظ سے پاکستان کے دینی مدارس میں منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ خاص طور پر بچیوں کی تعلیم کے لحاظ سے پاکستان کے دینی مدارس میں صف اول کے دینی مدارس میں شامل ہے۔

آپ کا انتقال فروکہ ضلع سرگودھا میں ہوا۔ پسماندگان میں چار صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہیں۔ الغرض حضرت مرحوم بہت سی خصوصیات کے حامل تھے۔ ان کی وفات ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین ان کی شفقت بھری دعاؤں سے محروم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

ادارہ ترجمان اسلام ان کے پسماندگان، ان کے مریدین اور مذکورہ دینی مدارس کے کارکن حضرات کے غم میں برابر کا شریک ہے اور تمام قارئین و کارکنان جمعیۃ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ حضرت مرحوم کے لئے قرآن پاک کا ختم کر کے ایصال ثواب فرمائیں۔

([illegible] محمد حنیف ندیم سہارنپوری)

وفاق المدارس عربیہ کی سند کو ایم اے کا درجہ دیا جائے

قومی اسمبلی میں مولانا عبدالحکیم کی قرارداد اور وضاحتی خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب سپیکر! ہمارا ملک اس وقت تمام اسلامی ملکوں کی نسبت سب سے بڑا اسلامی ملک تصور کیا جاتا ہے۔ برصغیر میں انگریزوں کے قبضے سے پہلے عوام عربیہ اسلامیہ کی حالت ساری دنیا کے اسلام کے لئے مثالی تھی۔ غلامی کے بعد ایک ایسا بھی وقت آیا کہ دارالعلوم دیوبند کی آخری ڈگری کو جو فارغ التحصیل طلباء کو دی جاتی تھی علیگڑھ یونیورسٹی نے ایم اے کے برابر درجہ دے دیا۔ ازہر یونیورسٹی، آکسفورڈ یونیورسٹی اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ نے بھی باقاعدہ تسلیم کیا ہوا ہے۔

ہمارا ملک تقسیم ہو گیا۔ ہمیں یہ چاہیئے تھا کہ اسلامی عربی علوم کو فروغ دلانے کی خاطر اس کے فارغ اور فاضل کو ایک اچھا مقام دیا جاتا اور ان کی ڈگری تسلیم کر لی جاتی۔

فوائد

اس سے ملک کو کافی فائدہ پہنچیت ہمارا ملک تمام عرب ممالک اور اسلامی ممالک کے ساتھ زبان کے معاملے میں اور ذہن کے معاملہ میں خیالات کے معاملہ میں پوری یک جہتی ہو جاتی۔ مگر یہاں ایسا نہیں جس کا افسوس ہے۔

اب چونکہ عوامی حکومت ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں اصلاحات ہو رہی ہیں تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔ خدا کرے کہ بطور اصلاح یہ کام کامیابی سے ہمکنار ہو۔

میں معزز اور پروقار عوامی نمائندوں کے حضور میں ضروری سمجھتا ہوں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اور ان کی لائی ہوئی تعلیمات جو سراسر رحمت کا پیغام ہیں، ان علوم کے فارغ شدہ انسانوں کو کم از کم معاشرہ میں پروقار مقام ملے۔ ان اسلامی علوم کے فارغ کو دورہ حدیث کے بعد جو سند ملتی ہے کم از کم اس سند کو آپ تسلیم کر لیں۔

ویسے ان علوم کا فارغ قابلیت اور زبان (دانی) کے لحاظ سے ایم اے اسلامیات کے مقابلہ میں دس گنا زیادہ قابلیت کا مالک ہوتا ہے۔ اس لئے اسے ایم اے اسلامیات کے مقابلہ میں دس گنا زیادہ قابلیت کا مالک ہوتا ہے۔ اس لئے اسے ایم اے اسلامیات کے برابر قرار دیا جائے۔

تاریخ میں آنے والی نسلوں اور پھر بین الاقوامی طور پر یہ فخر اور سعادت ہمارے اس ایوان اور اس موجودہ حکومت کے حصہ میں آئے کہ یہاں اچھا کام ہو۔ اس میں سرفہرست ہو۔ اس سے ہمارے تعلقات اسلامی ممالک سے بہتر ہوں۔ ہمارے حق میں پروپیگنڈا ہو گا۔ اور وہ علماء جن میں قابلیت ہے۔ ان کی صلاحیت اور قابلیت سے ہمیں فائدہ اٹھانے کا موقعہ مل جائے گا۔ آئندہ ہمارے فاضل عربی اور اسلامی حکومت کو مزید وسعت دینے کے لئے اسامیاں مہیا ہوتی رہیں گی۔ اور قحط الرجال کا مسئلہ پیدا نہیں ہو گا۔

عرب ممالک میں جو ہمارے نمائندے ہیں۔ وہ عربی کا ایک لفظ بھی نہیں بول سکتے۔ کم از کم وہاں جو کمی ہے۔ وہ بھی پوری ہو سکے گی۔ اور ملک کی نمائندگی کا حق بھی پوری طرح ادا ہو سکے گا اس طریقہ سے جہاں بہت سی ضروریات پوری ہوں گی۔ وہاں بہت سے افراد کے روزگار کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ جو یونیورسٹیوں اور کالجوں میں ان کے تعین کے بعد پیدا ہو گا۔ اس لئے میں نے یہ قرارداد پیش کی ہے۔

وزیر تعلیم کی جانب سے اس قرارداد کو کمیٹی کے سپرد کرنے کی ترمیم پر سپیکر نیشنل اسمبلی نے جب مولانا سے دریافت کیا کہ یہ ترمیم منظور ہے تو؟ مولانا نے وضاحت کے لئے کہا۔

مولانا عبدالحکیم۔ جناب والا! بڑا افسوس ہے کہ میرے بعض معزز ممبران الفاظ "وفاق المدارس عربیہ" کو بھی نہیں پڑھ سکے اور بدقسمتی سے اس کا صحیح تلفظ بھی ادا نہیں کر سکے ان کے ذہن میں یہ آیا کہ شاید میں ایک مدرسہ کی سند کو ایم اے کے برابر قرار دلا رہا ہوں۔ بات یہ ہے کہ ۱۸۵۷ء کے بعد برصغیر میں جو مشن عیسائی مذہب کو پھیلانے کے لئے تاج برطانیہ کی طرف سے باقاعدہ پروگرام کے تحت نشر و اشاعت کا کام چلا تو مشن سکول، مشن ہسپتال وائسرائے ہند، گورنر، کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور ڈپٹی کمشنروں کے آگے جتنے وسائل بھی ہوتے ہیں۔ یہ سب اس مقصد کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔ اس برصغیر سے ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کی نسلوں کو اسلام سے دور لے جایا جائے تاکہ انگریزوں کے پاؤں اس ملک میں مضبوط ہو جائیں۔ انہوں نے اپنی سیاسی سلامتی کی خاطر یہ سوچا کہ جب تک مسلمانوں کی آنے والی نسلوں کو اسلام سے دور نہیں کیا جائے گا۔ اس وقت تک ہمارا یہاں حکمرانی کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس ایوان کے بہت سے ممبران کے شاید علم میں ہو گا کہ انگریز نے سب سے پہلا حربہ یہ کیا کہ قرآن پاک کے نسخے اس برصغیر میں خلاف قانون قرار دے دیئے گوردوں اور گورکھوں کے جتھے کے جتھے اس برصغیر کے دیہات و دیہات کی مساجد میں بھیجے اور قرآن پاک کے نسخوں کو ضبط کرنا شروع کر دیا۔ اس دوران یو، پی کے ایک گاؤں میں ایسا ہوا کہ ایک آدمی گاؤں کے بچوں کو قرآن پاک حفظ کراتا تھا۔ گوروں اور گورکھوں کا جتھا ان کے پاس گیا اور نسخے لے گئے۔ اس نے تمام نسخے ان کے حوالے کر دیئے۔ ان کے ساتھ جو جاسوس بن کر جو مسلمان آدمی آیا تھا۔ جس نے امید کی ہو گی کہ اسے خان بہادر، رائے بہادر یا سر کا خطاب ملے گا۔ تو ان کے سامنے ایک بچے کو بلایا اور اس سے الحمد شریف پڑھائی۔ کسی سے قرآن مجید کا دوسرا حصہ۔ اس طرح چھ سات سے قرآن پاک زبانی سننے کے بعد اس نے کہا کہ قرآن یہ نہیں جو لکھا ہوا ہے بلکہ قرآن پاک وہ ہے جو غار حرا میں سرور کائنات پر نازل ہوا۔ بغیر سیاہی کے بغیر کاغذ کے اور حضور سے صحابہ کرامؓ کے سینوں میں منتقل ہوا اور ہم تک پہنچا۔ ان نسخوں کو لے جاؤ۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ نسخے ضبط کرانے کا سلسلہ ختم کر دیا۔ دوسری تجویز لارڈ میکالے اور کرزن نے یہ رکھی۔ جس سے آئندہ کے لئے مسلمان مذہب کے معاملہ میں بے نیاز ہو جائیں۔ یہ قرآن و حدیث کی زبان کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ یہ عربی زبان کو پڑھیں گے تو پھر ترجمہ

وفاق المدارس کی ڈگری ایم اے کے برابر قرار دی جائے

قومی اسمبلی میں پیش کردہ مولانا عبدالحکیم کی قرارداد کا متن

مورخہ یکم فروری ۱۹۷۳ء کو قومی اسمبلی میں شام چھ بجکر بیس منٹ پر جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات و نشریات حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے نے حسب ذیل قرارداد پیش کی۔

"اس ایوان کی رائے میں پاکستان کا وجود اور اس کی بقاء وحدت اسلامیہ اور مسلم معاشرہ کی ترقی پر مبنی ہے۔

ایک حقیقی اسلامی معاشرہ وجود میں لانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اسلامی تعلیم کے مدارس عربیہ کے بورڈ "وفاق المدارس عربیہ" کی سند ایم اے کے برابر قرار دی جائے۔

لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ "وفاق المدارس عربیہ" کی ڈگری ایم اے کے برابر قرار دی جائے۔

(مولانا) عبدالحکیم ایم این اے آف پاکستان)

کے بغیر براہ راست یہ قرآن و حدیث کو خود سمجھ لیں گے اور قرآن و حدیث میں تو ہر جگہ یہ آتا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں سے اے مسلمانوں تم جہاد کرو۔ قرآن و حدیث میں عزت نفس، آبرو اور وطن کی حفاظت کے لئے جہاد کی ترغیب دی جاتی ہے۔ تو پھر جب یہ جہاد کریں گے تو ہمارے پاؤں اس برصغیر میں نہ ٹکیں گے۔ اس وقت دوسری سکیم چلی تو حضرت مولانا قاسم نانوتوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ ہمیں کالجوں، یونیورسٹیوں اور سکولوں میں عربی پڑھانے کے لئے ٹیچروں کی ضرورت ہے۔ ہم آپ کے مدرسہ اور اس مدرسہ کی برصغیر میں جتنی شاخیں ہیں کی سند جو نائی ڈگری ہوتی ہے اس کے برابر تسلیم کرتے ہیں۔ تمہارے مدرسہ کا جو فارغ ہوگا۔ ان کو اس طرح لے لیں گے۔ جیسا کہ ایسی جگہوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس وقت ان بزرگان دین کی اس بات پر کہ اگر ہم اس وقت اس طرح جھک گئے تو پھر یہ برصغیر آئندہ آزاد نہ ہو سکے گا۔ روزگار ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس کی خاطر انسان کو چپ ہونا پڑتا ہے۔ اور پشتو میں ضرب المثل ہے کہ منہ کھاتا ہے اور آنکھ شرماتی ہے۔ اس وقت یہ سوچ کر انہوں نے اس کو تسلیم نہ کیا۔ حالانکہ انہوں نے یہ کہا کہ اکسفورڈ یونیورسٹی سے بھی منظور کرا لیتے ہیں۔ ملک پھر تقسیم ہو گیا۔ اور جب ملک تقسیم ہوا تو محکمہ اوقاف نے اس وقت ایک تجویز پیش کی کہ اس ملک میں اسلامی تعلیمات کا جو نصاب ہے اسے تسلیم کرنا چاہیئے اور اس کا امتحان بھی ایک جیسا ہو۔ کہ اس سے جو فارغ ہو وہ کس قابلیت کا ہے۔ اور ایسے قابل ہوں کہ ملک کی خدمت بھی کر سکیں۔ ہمارے وہ اکابر اس وقت اس دنیا سے چلے چکے ہیں۔ یعنی حضرت مولانا محمد حسین آزاد، مولانا محمد داؤد غزنوی۔ مولانا خیر محمد صاحب، اللہ تعالیٰ ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ انہوں نے پاکستان کے بڑے بڑے مدارس عربیہ کے مہتمموں کو بلا کر ملتان میں اس پر غور کیا اور اس کے بعد تنظیم بنائی، اور اس کا نام عربی میں رکھ دیا۔ جس کا آج معنی کوئی نہیں سمجھتا یہی وجہ ہے کہ میرے بھائی عابد لطیف صاحب اسے سمجھ ہی نہیں پائے۔ اس کا نام "وفاق المدارس عربیۃ" وفاق کے معنی "بورڈ" و "تنظیم" کے ہیں۔ اس مرکزی تنظیم کے کچھ قواعد و ضوابط ہیں۔ کچھ اصول ہیں۔ اس کے آخری سال کے جو امتحانات ہوتے ہیں۔ جیسے بی اے کے امتحان ہوتے ہیں، آخری سال جس میں ڈگری دی جاتی ہے۔ اس کی صورت وہی ہوتی ہے جو یونیورسٹی کی۔ اور اسی طرح امتحانات ہوتے ہیں جس طرح یونیورسٹی کے ہوتے ہیں۔ اور وہ پرچے کھلتے ہیں اور خفیہ طریقے سے نمبرات لگتے ہیں۔ یہ سند جو مدارس عربیہ سے فراغت پر دی جاتی ہے۔ یہ کم از کم ۱۲، ۱۴ سال کے پڑھنے کے بعد دی جاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ مجھے راولپنڈی میں ڈھائی پارے قرآن پاک ترجمے سے پڑھ کر اور ایک کتاب التعلیم جس مدارس میں ابتداء میں پڑھایا جاتا ہے پڑھ کر ایم۔ اے کا امتحان دیتے ہیں اور ڈگری لے لیتے ہیں۔ اور پھر عربی کا استاد رکھا جاتا ہے۔ باقی یہ کہ ایم اے اسلامیات جو کرے گا تو ڈاکٹری تعلیم ختم ہو جائے گی۔ ایم اے اسلامیات جو کرے گا وہ دیگر مضامین میں کیسے محروم ہو جائے گا۔ میرا سوال یہ ہے کہ ۱۲۔۱۴ سال پڑھ کر تیس پارے قرآن پاک کا ترجمہ جو بغیر دیکھے اردو میں کر سکے۔ بڑی بڑی کتابیں پڑھانے پر قادر ہو۔ ان علوم سے جو فارغ ہوا ہے۔ اس کو کم از کم ڈھائی پارے پڑھ کر ڈگری حاصل کرنے والے کے برابر ڈگری دی جائے کیونکہ جس تعلیم کے فاضلوں کو حکومت کے گھر میں رد کر دیا جاتا ہے جنہے اس تعلیم کو حاصل کرتے ہیں۔ آج ہم جن لوگوں کو ڈگری دیتے ہیں انہیں تو سکولوں سے کالجوں اور کالجوں سے لے کر یونیورسٹیوں تک کسی بھی مقام پر اچھا روزگار نہیں ملتا۔ اور جو ایم اے اسلامیات پڑھتے ہیں۔ وہ ڈگری لیکر روزگار پہ لگ جاتے ہیں۔ جس نے تیس پارے پڑھے۔ بارہ چودہ سال عربی پڑھی ہے اور قابلیت کا مالک ہے۔ اسے اس ملک میں کوئی مقام حاصل نہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ ایسے شخص کو کم از کم ملک کی گاڑی چلانے میں ملک کو آباد کرنے میں اور M.A اسلامیات جہاں لگتے ہیں۔ اس کا مقابلہ کرنے کا موقعہ تو دیا جائے۔ تاکہ وہ کم از کم اپنی قابلیت کا مظاہرہ تو کر سکے۔ اور ہو سکے تو ملازمت حاصل کر سکے۔

میرے محترم بزرگو! ہم نے یہ تجویز تمام مدارس عربیہ کے لئے رکھی ہے نہ کہ اس میں کوئی دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث کی کوئی شرط ہے۔ جیسا کہ میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے وغیرہ کا نصاب ہوتا ہے۔ اسی طرح ہمارے ہاں بھی باقاعدہ نصاب ہوتا ہے۔ دورہ حدیث جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہیں۔ ابوداؤد، مسلم، نسائی وغیرہ ہیں تو مختلف ادوار سے کہیں گذرنے کے بعد ڈگری دی جاتی ہے۔ جامعہ الازہر میں بھی یہی نصاب ہے۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں بھی یہی نصاب ہے۔ طرابلس میں بھی یہی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ اور برصغیر کے تمام مدارس عربیہ میں بھی یہی نصاب ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ انگریز نے مدرسہ اور کالج۔ انگریزی اور عربی کو آپس میں لڑایا۔ اس کو تو اس میں مزا آتا تھا۔ اور وہ اسلام کو ملک سے نکالنا چاہتا تھا۔ اب ہم یہ چاہتے ہیں۔ اتفاق و اتحاد ہو یکسانیت ہو، اور اس سند کو روزگار کے میدان میں بھی تسلیم کر لیا جائے۔ تاکہ آئندہ آنے والی نسلوں کو علم ہو کہ کل کو ہمیں بھی روزگار ملے گا۔ جب ان کو یقین ہوگا تو وہ اس کی تعلیم حاصل کریں گے اور کل کو پھر دہریہ اور مرتد نہیں بنیں گے اور ملک کے خلاف سازشیں نہیں کریں گے۔ وہ ملک کے عوام کو غداری کر کے نہیں بیچیں گے۔ پھر ایک بے ضرر تجویز ہے۔ "وفاق المدارس" ایک بورڈ ہے۔ اس کی سند حاصل کرنے والے کسی جگہ ملازمت حاصل کرنے کے قابل ہوں گے۔ تاکہ وہ M.A اسلامیات کی آسامی پر لگائے جا سکیں۔ یہ ہماری تجویز ہے۔ محترم وزیر تعلیم نے درمیان میں ترمیم پیش کی ہے۔ اس کو قبول کر لیں گے۔

لیکن پھر عرض کروں گا کہ اس کو غیر متعینہ مدت کے لئے سرد خانہ میں نہ ڈال دیا جائے اور اس کے لئے کوئی وقت مقرر کیا جائے اور علماء کرام کو بھی ضرور مدعو کیا جائے۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ وزیر تعلیم۔ ٹھیک ہے ہم نے طریق کار وضع کر لیا ہے۔ ایسی باتیں جب پیش ہوتی ہیں۔ علماء کرام اور مضمون کے ماہرین اور ایکسپرٹس بلائے جاتے ہیں۔ اس قرارداد کے لئے بھی ضرور بلایا جائے گا۔ آپ بڑی خوشی سے شرکت کریں۔ ہم ویلکم کریں گے۔

جناب مولانا عبدالحکیم صاحب میں اس کے لئے معلومات بھی آپ کو پورے طور پر پیش کروں (شکریہ)

(مولانا) عبدالحکیم ممبر قومی اسمبلی پاکستان

اپیل

ہم اراکین عاملہ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب صوبے بھر کی تمام مخلوق سے اپیل کرتے ہیں کہ آپ نوجوانوں کی مشہور تنظیم جمعیۃ طلباء اسلام کے صوبائی کنونشن کے لئے ہر قسم کا مالی و اخلاقی تعاون کریں۔ یہ عظیم الشان کنونشن ۳۰، ۳۱ مارچ اور یکم اپریل بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ہزاروں طلباء اور اسلام دوست شرکت کر رہے ہیں۔

ہم تمام دردمندان اسلام، مخیر حضرات اور جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ احباب سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ دل کھول کر دامے، درمے، قدمے سخنے تعاون کریں۔

(مولانا) عبیداللہ انور امیر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب
(مولانا) محمد ضیاء القاسمی جنرل سیکرٹری پنجاب
(مولانا) قاری نورالحق ایڈووکیٹ سیکرٹری اطلاعات
(مولانا) مولانا محمد رمضان ناظم صوبہ پنجاب
(مولانا) سید فضل الرحمٰن شاہ سالار جمعیۃ گارڈ صوبہ پنجاب۔

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے انتخابات

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے افسر ناظم انتخابات و کنوینر جناب میاں محمد حنیف صاحب و حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام لاہور کی تمام شاخوں و کارکنانِ جمعیۃ کو ہدایت کی ہے۔ آپ حضرات اپنے حلقوں میں اجلاس طلب کریں اور پھر دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور سے تاریخ مقرر کروائیں تاکہ سلسلہ وار پروگرام کے مطابق انتخابات کا مرحلہ جلد از جلد مکمل ہو۔ اب ممبر سازی کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ مزید تاخیر نہ فرمائیں

طارق محمود
ناظم دفتر لاہور جمعیۃ

تراشے و اقتباسات

بھٹو جانے!

(ایک کمرے میں ایک شخص کرسی پر بیٹھا اخبار پڑھ رہا ہے اور اس کا لڑکا قالین پہ بیٹھا اخبارات کو الٹ پلٹ کر رہا ہے۔ لڑکا اپنے ابا سے پوچھتا ہے)

لڑکا:۔ اباجی!

والد:۔ جی بیٹے۔

لڑکا:۔ شیر پاؤ نے کہا ہے کہ ان لوگوں پہ مقدمہ چلایا جائے گا جو ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔

والد:۔ جی ہاں بیٹے۔

لڑکا:۔ تو ان لوگوں پر کیوں مقدمہ نہیں چلایا جاتا جنہوں نے اس ملک کے دو ٹکڑے کر دیئے ہیں۔

والد:۔ بھٹو جانے بیٹے۔

لڑکا:۔ اباجی۔

والد:۔ جی بیٹے۔

لڑکا:۔ شیر پاؤ کہہ رہے ہیں کہ اب ملک سے نہ عبدالغفار خان صاحب فرار ہو سکیں گے نہ عبدالولی خان صاحب۔

والد:۔ جی ہاں بیٹے!

لڑکا:۔ ۱۹۶۹ء میں بھٹو صاحب نے کہا تھا کہ ایوب خان اور اس کے لڑکوں کو ملک سے فرار نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اب تک ان کو کیوں گرفتار نہیں کیا گیا؟

والد:۔ بھٹو جانے بیٹے۔

لڑکا:۔ اباجی

والد:۔ جی بیٹے

لڑکا:۔ شیر پاؤ صاحب کہتے ہیں کہ مفتی وزارت کے دوران یہاں آٹا اور چینی کے دام زیادہ ہو گئے ہیں

والد:۔ جی ہاں بیٹے۔

لڑکا:۔ اباجی۔ کیا پنجاب اور سندھ میں آٹا اور چینی سستے داموں ملتا ہے؟

والد:۔ نہیں بیٹے۔

لڑکا:۔ تو پھر شیر پاؤ یہ سفید جھوٹ کیوں بولتے ہیں

والد:۔ بھٹو جانے بیٹے۔

لڑکا:۔ اباجی۔

والد:۔ جی بیٹے۔

لڑکا:۔ بھٹو صاحب نے انتخابات کے وقت قوم سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ برسر اقتدار آ گئے تو اپنی ساری جائداد غریب کسانوں میں تقسیم کریں گے۔

والد:۔ جی ہاں بیٹے

لڑکا:۔ بھٹو صاحب نے لوگوں کو بیوقوف بنانے کے لئے صرف پانچ سو ایکڑ زمین کا رقبہ اپنے کسانوں میں تقسیم کیا۔ باقی پچاس ہزار ایکڑ رقبہ کیوں تقسیم نہیں کیا؟

والد:۔ بھٹو جانے بیٹے۔

لڑکا:۔ اباجی!

والد:۔ ہاں بیٹے۔

لڑکا:۔ بھٹو صاحب نے انتخابات کے وقت مزدوروں سے کہا تھا کہ میں ساری عمر ان کے مفادات کے لئے لڑوں گا

والد:۔ ہاں بیٹے۔ کہا تھا۔

لڑکا:۔ اباجی! تو پھر لانڈھی میں ان مزدوروں کے سینے گولیوں سے کیوں چھلنی کر دیئے۔ جن کے مفادات کے تحفظ کا وعدہ کیا تھا۔

والد:۔ بھٹو جانے بیٹے۔

لڑکا:۔ اباجی!

والد:۔ جی بیٹے۔

لڑکا:۔ بھٹو صاحب کہتے ہیں کہ بلوچستان کی حکومت کو اس لئے برطرف کر دیا گیا کہ صوبائی حکومت امن و امان قائم رکھنے میں ناکام ہو گئی تھی۔

والد:۔ ہاں بیٹے۔

لڑکا:۔ اباجی! تو جب کراچی میں سینکڑوں مزدوروں کو ہلاک کیا گیا اور لسانی فسادات کے وقت سندھ کے اندرونی علاقوں میں مہاجروں کا قتل عام جاری تھا اور ہزاروں کی تعداد میں مہاجر نقل مکانی کر گئے تھے تو سندھ کی حکومت کو اس وقت کیوں برطرف نہیں کیا گیا؟

والد:۔ بھٹو جانے بیٹے۔

لڑکا:۔ اباجی!

والد:۔ جی بیٹے۔

لڑکا:۔ بھٹو صاحب کہتے ہیں کہ روسی اسلحہ عراق کے ذریعے پاکستان کو ختم کرنے کے لئے اسلام آباد لایا گیا تھا، اور یہاں سے پھر سرحد، اور بلوچستان میں تقسیم کیا جانا تھا۔

والد:۔ ہاں بیٹے

لڑکا:۔ تو یہ اسلحہ بلوچستان میں سمندر کے راستے اور سرحد میں چترال اور افغانستان کے راستے کیوں نہ منگایا گیا، جو نہایت آسان تھا۔

والد:۔ بھٹو جانے بیٹے۔

(میاں افسر شاہ کاکاخیل
شہباز پشاور)

نبی بخش زہری

اس ہفتہ قیوم لیگ کے نائب صدر جناب نبی بخش زہری ایک مرتبہ پھر راولپنڈی تشریف لائے۔ دارالحکومت میں ان کی آمد کسی قیامت سے کم نہ تھی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ یہ وہی صاحب ہیں جو بلوچستان اور سرحد کی حکومتوں کی برطرفی کی تحریک میں پیش پیش تھے جنہیں کراچی اور راولپنڈی کے ہوٹل انٹرکانٹی نینٹل میں بیٹھے ہوئے بلوچستان میں خون کی ندیاں بہتی نظر آتی تھیں اور جو نیشنل عوامی پارٹی کے راہنماؤں کو تختہ دار پہ کھینچنے کا مطالبہ کرتے نہیں تھکتے تھے۔

بلوچستان کی حکومت میں کیا خرابیاں تھیں یہ ایک الگ بحث ہو سکتی ہے۔ لیکن ان صاحب کے لئے اس حکومت میں بنیادی خرابی یہ تھی کہ اس نے زہری صاحب اور ان کے اہل خانہ کی اس۔ ۴۰ ہزار ایکڑ اراضی پر قبضہ کر لیا تھا جو برائے نام پٹہ پر حاصل کی گئی تھی۔ اس حکومت میں انہیں کوئلے کی کانوں اور مینگ مرمر کے ذخیروں کا مستقبل محفوظ نظر نہ آتا تھا۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے دسمبر ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں بڑھ چڑھ کر جناب ذوالفقار علی بھٹو کی مخالفت کی، اور جب وہ لندن سے واپس تشریف لائے تو صدر نے انہیں ملاقات تک کا موقع نہ دیا۔

خدا مجھے معاف کرے۔ لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس بدقسمت ملک میں زہری صاحب کا تعلق اس طبقے سے ہے۔ جس کی حمایت اور مخالفت کلیتہً اس کے ذاتی مفادات ان کی تابع رہی ہے۔ جو ہر حالت میں اپنا الو سیدھا رکھنا چاہتا ہے اور جسے ہر قیمت پر اپنے مفادات عزیز ہوتے ہیں۔ آج صدر بھٹو کے لئے زہری صاحب کی حد سے بڑھی ہوئی حمایت کی وجہ سے دل ڈرتا ہے کہ ایسے ہی لوگوں کے لئے کہا گیا ہے کہ :

ع ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

بہرحال اس مرتبہ بلوچستان کے نئے گورنر کے متعلق بھی نبی بخش زہری صاحب کا لب و لہجہ کچھ اکھڑا اکھڑا سا تھا۔ وہ اس بات پر شاد تھے کہ حکومت نے ان کے مطالبات کا ایک حصہ منظور کر لیا ہے کہ سرحد اور بلوچستان میں نیپ کی حکومتیں ختم ہو گئی ہیں۔ لیکن ابھی ان کے مطالبہ کا یہ حصہ تشنۂ قبولیت ہے کہ نیشنل عوامی پارٹی پر پابندی لگا کر اس کے تمام رہنماؤں کو گرفتار کر لیا جائے۔ نبی بخش زہری جو پچھلے عام انتخابات میں اپنی ضمانت ضبط کرا چکے تھے اس بات کے بھی دعویدار ہیں کہ وہ ان دونوں صوبوں میں صرف محب وطن ممبران کی حکومتیں بننے دینگے۔ دوسری کوئی حکومت ان کی موجودگی میں قائم نہیں ہو سکتی وہ محب وطن ممبران کی ناکامی کی صورت میں ان دونوں صوبوں میں نئے انتخابات کے بھی حامی ہیں۔ زہری صاحب اس دریادلی کے ساتھ لوگوں کو غداری کی سند بھی عطا کرتے ہیں کہ دل ڈرتا ہے کہ خدا وطن عزیز کو ان کی حب الوطنی سے محفوظ رکھے (حریت کراچی)

مسودہ دستور پر حضرت مولانا عبدالحق کا قومی اسمبلی میں خطاب

۸ فروری اسلام آباد اسمبلی ہال

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب ایم این اے اکوڑہ خٹک نے قومی اسمبلی میں مسودہ دستور پر تقریر کرتے ہوئے ایوان سے تعلق رکھنے والے دونوں بازوؤں اور تمام پارٹیوں پر زور دیا ہے کہ آئین سازی کے موقع پر پوری محبت رواداری اور تحمل کی فضا قائم کی جائے اور کشیدگی کا ماحول ختم کر کے آئین مرتب کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کسی فرد واحد یا علاقہ یا کسی خاص پارٹی کا مسئلہ نہیں پوری قوم کی موت و حیات کا مسئلہ ہے اس لئے ہر قسم کی سیاسی اور گروہی خیالات سے ہٹ کر خلوص سے کام لیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ دستور کے متعلق یہ کہنا کہ پارٹی کے منشور کے مطابق سوشلزم کی بنیاد پر بنایا جائے گا نہایت افسوسناک بات ہے۔ اس لئے کہ ہم کسی پارٹی کا منشور نہیں بنا رہے بلکہ یہ ملک کے کروڑوں مسلمانوں کا مشترکہ مسئلہ ہے اور اگر یہاں سوشلزم لانا تھا تو اس کے لئے قیام پاکستان کے وقت کروڑوں مسلمانوں کی تباہی کی ضرورت نہیں تھی۔

مولانا عبدالحق نے کہا کہ جب قائداعظم سے پوچھا گیا کہ اقلیتی صوبوں کے مسلمانوں کا کیا حشر ہوگا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اسلام کی خاطر ان کروڑوں مسلمانوں کا جنازہ پڑھ لیا ہے۔ تو کیا انہوں نے سوشلزم کے لئے یہ سب کچھ کیا؟ مولانا عبدالحق نے آئین کی اس دفعہ کو سراہا کہ اسلام کو سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے۔ تو اب اس کے تقاضے یہ ہیں کہ ہماری پوری زندگی اور پورا آئین انہی لائنوں پر چلے اور ایک نظریاتی سرکاری مذہب کے مخالف ہر قسم کے نظریات کے فروغ و اشاعت پر پابندی لگائی جائے۔ جیسا کہ اشتراکی ممالک میں سرکاری نظریات کے اساسی اصول کے خلاف آزادی نہیں دی جاتی۔

مولانا عبدالحق نے کہا کہ جب ہم سب نے بحیثیت مسلمان اسلامی آئین بنانے کا فیصلہ کیا ہے تو اس سے فرار کے راستے بند کرنے چاہئیں۔ جبکہ دستور کا مجوزہ طریق کار اس کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ اس کے لئے اسمبلی کو اسلامی کونسل کے مشوروں کا پابند کرانا ضروری ہے اور اس کے فیصلے سے قبل اسمبلی کو کوئی متنازعہ قانون وضع کرنے کا اختیار نہیں ہونا چاہئیے۔ نیز کونسل سے مشورہ طلب کرنے کا فیصلہ بھی اسمبلی کی اکثریت پر نہیں چھوڑنا چاہئیے ورنہ کسی قانون کے اسلامی حیثیت کے بارہ میں استصواب کر سکنے کی نوبت ہی نہ آسکے گی۔ اس کے علاوہ کونسل کے ارکان کی اکثریت خدا ترس متبحر علماء پر مشتمل ہونی چاہئیے۔ مولانا عبدالحق نے اس امر پر زور دیا کہ کسی خلاف شرع قانون سازی ہونے پر دیگر بنیادی حقوق کی طرح ہر شہری کے لئے عدالت کا دروازہ کھلا رہنا چاہئیے۔ مولانا عبدالحق نے تجویز پیش کی کہ اس کے لئے سپریم کورٹ کی سطح پر ماہر علماء اور قانون دانوں کا خصوصی بنچ ضروری ہے۔ مولانا نے کہا کہ ملک اور معاشرہ کی اسلامی خطوط پر تعمیر کو پالیسی کے راہنما اصولوں میں ذکر کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ بات مملکت کے لئے ضروری ہونی چاہئیے نہ کہ وہ صرف کوشش یا سفارش کرے۔

مولانا نے کہا کہ اگر سات سال بعد کونسل کی حتمی رپورٹ آجانے کے بعد بھی اسمبلی اسے مسترد کر سکتی ہے تو پھر کس طرح اسلامی قانون سازی ممکن ہے۔

مولانا نے املاک کی جبری ضبطی کی بھی مخالفت کی اور کہا کہ حلال و حرام کی تمیز ضروری ہے۔ اور وہ جو املاک ظلم سے حاصل کی گئی ہیں۔ اسے واپس لے کر اصل حقداروں کو دینا چاہئیے نہ کہ حکومت کو۔

مولانا نے کہا کہ ایک طرف تو صدر کو وزیراعظم کی بے بنایا گیا ہے تو دوسری طرف اسے حدود و قصاص کی سزائے موت ساقط کرنے کا حق دیا گیا ہے جبکہ اسلامی قانون میں کسی شخص کو یہ اختیار نہیں۔ مولانا عبدالحق نے کہا کہ صدر اور وزیراعظم کے محاسبے کا دروازہ بھی آئین میں کھلا رہنا چاہئیے۔

حضرت مولانا سید گل بادشاہ اور مولانا عبدالباری جان

کا کامیاب دورۂ دیر

ہزاروں کارکنوں کی طرف سے استقبال

پشاور یکم مارچ ۸ بجے مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ سرحد اور صاحبزادہ عبدالباری جان ناظم عمومی ضلع دیر کے دورے پر جب چکدرہ پہنچے تو ان کا جمعیۃ اور نیپ کے کارکنوں نے عظیم الشان استقبال کیا۔ مولانا قاضی عبدالسلام امیر جمعیۃ، ہیبری خان نیپ کے راہنما، ظاہر شاہ خان، شہزادہ فتح الملک، مولانا بشیر احمد، مولانا محمد اسماعیل، مولانا قاضی صباح الدین، حافظ حسین احمد، ملک ممتاز خان، ارشد اعظم خان چکدرہ جمعیۃ، سیر زمان خان، مظفر خان، حمید خان، احمید خان، جمعیۃ کے سینکڑوں کارکن، نیپ کے کارکن موٹروں، لاریوں میں جمعیۃ کے دھاریدار اور نیپ کے سرخ جھنڈے ہاتھوں میں لیے نعرہ تکبیر، پاکستان زندہ باد۔ اسلام زندہ باد، نیپ جمعیۃ اتحاد زندہ باد، جمہوریت زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ چکدرہ پل سے یہ عظیم الشان جلوس چکدرہ کے مشہور ملک خان نوشیروان خان مرحوم کے فرزند ارجمند ملک ممتاز خان جو جمعیۃ کے مخلص کارکن ہیں۔ ان کے ڈیرے پر پہنچا۔ ملک ممتاز خان نے تمام حضرات کی چائے سے تواضع کی۔ مولانا گل بادشاہ نے تمام حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ پاکستان کی سلامتی اور ملک میں اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لئے کوشش پر تقریر کی۔ وہاں سے جلوس اوچ علاقہ ادے زئی روانہ ہوا۔ ۱۰ بجے اوچ میں مولانا قاضی عبدالسلام صاحب امیر ضلع دیر کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جلسہ میں ہیبری خان نیپ، ظاہر شاہ خان سیکرٹری جنرل نیپ، مولانا بشیر احمد صاحبزادہ عبدالباری جان، مولانا سید گل بادشاہ امیر سرحد نے تقریریں کیں۔ ۲ مارچ نیپ جمعیۃ کا قافلہ جندول روانہ ہوا۔ ۱۱ بجے معیار پہنچا۔ وہاں جمعیۃ اور نیپ کے ہزاروں لوگوں نے معیار سے ایک میل آگے استقبال کیا۔ جمعیۃ اور نیپ کے جھنڈے ہاتھوں میں لئے ہوئے نیپ اور جمعیۃ کے اتحاد کے نعرے لگا رہے تھے۔ بالخصوص سٹوڈنٹس فیڈریشن نوجوان پرخلوص جذبات کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ بعد از نماز ایک عظیم الشان جلسہ پی ایس ایف کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ جس میں میلوں سے علاقہ میدان میکنی درہ جندول کے بالائی علاقوں کے ہزاروں لوگ جلوس کی شکل میں آئے تھے۔ جلسہ میں ہیبری خان، فتح الملک ظاہر شاہ خان، مولانا قاضی عبدالسلام، صاحبزادہ عبدالباری جان اور پی ایس ایف کے نوجوانوں نے تقریریں کیں اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ نے ۲ گھنٹہ تقریر کی۔ ۵ بجے نیپ جمعیۃ قافلہ ثمرگرہ روانہ ہوا اور رات ضلع دیر کی قابل احترام شخصیت نہایت دیندار اور مخلص راہنما باچا خان اور نگ زیب جو نیپ پارٹی کے راہنما ہیں کی قیام گاہ پر گذاری۔ صبح ۸ بجے قافلہ رباط اور خال ہوتے ہوئے آخند گرام پہنچا۔ وہاں بھی قافلہ کا شاندار خیر مقدم کیا گیا اور حاجی رسول احمد کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جس میں ہیبری خان، ظاہر شاہ، مولانا عبدالسلام صاحبزادہ عبدالباری جان اور زین العابدین خان نے تقریریں کیں۔ بعد میں مولانا سید گل بادشاہ نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ وہاں سے قافلہ دیر کے لئے روانہ ہوا اور ۵ بجے دیر پہنچا۔ یہاں بھی نیپ جمعیۃ کے کارکنوں کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ۴ مارچ کو ۱۱ بجے چوک یادگار میں قاضی عبدالسلام کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض قاضی یعقوب محمد صدیق

حضرت امیر مرکزیہ کی مصروفیات

حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم کے متعلق جماعتی احباب کو معلوم ہے کہ حضرت کی صحت عرصہ سے خراب چلی آرہی ہے۔ اور کافی عرصہ صاحب فراش رہنے کے بعد چند دنوں سے حضرت چلنے پھرنے لگے ہیں۔ آپ کی طبیعت اب بھی سفر کے قابل نہیں۔ لیکن ملک کے موجودہ حالات میں جمعیۃ علماء اسلام کی اہم اور نازک ذمہ داریوں کی وجہ سے حضرت کو سفر کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ آپ ۲۰ فروری کو لاہور پہنچے۔ ۲۱ فروری کو مرکزی اور صوبائی مجالس شوریٰ کے مشترک اجلاس کی صدارت فرمائی۔ لاہور سے واپسی پر ملتان اترے۔ اور ڈاکٹروں سے مشورہ کیا۔ ادویہ اور بجلی کے ذریعہ آپ کا علاج جاری تھا اور صحت اچھی ہو رہی تھی کہ حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے ۵ مارچ کے لئے مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس کا اعلان فرما دیا اور حضرت سے ٹیلیفون پر رابطہ قائم کر کے اجلاس میں شرکت کے لئے اسلام آباد پہنچنے کی تاکید فرمائی۔ ڈاکٹروں کے مشورہ کے برعکس حضرت ریل کے ذریعہ اسلام آباد تشریف لے گئے اور اجلاس کی صدارت فرمائی۔

۷ مارچ کو حضرت لاہور پہنچے۔ علالت، تھکان سفر اور موسم کی خرابی کے باوجود آپ مرکزی ناظم حضرت مولانا عبدالواحد صاحب کی عیادت کے لئے میو ہسپتال گئے اور پھر اسی وقت رات کے دس بجے کوٹ لکھپت جنرل ہسپتال میں مولانا لال حسین اختر کی عیادت فرمائی۔ اور ۸ مارچ کی صبح خیبر میل کے ذریعہ خانپور تشریف لے گئے۔

مولانا محمد عبداللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بھکر ملتان سے اسلام آباد اور اسلام آباد سے لاہور تک حضرت کے ساتھ رہے۔

حضرت درخواستی مدظلہ جماعتی کام کا زیادہ خیال فرماتے ہیں۔ اور جس مقام کے کارکنوں کی جماعتی کام میں دلچسپی اور مستعدی معلوم ہوتی ہے، حضرت خوش ہوتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں۔ تمام کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ حضرت کی صحت اور تندرستی کے لئے دعا کریں اور جماعتی کاموں کو پوری ہمت اور پامردی سے سرانجام دے کر حضرت مدظلہ اور تمام بزرگوں کی دعائیں حاصل کریں۔ (ادارہ)

تمام اضلاع کے نظماء انتخابات توجہ فرمائیں

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی ہدایات

حضرت امیر مرکزیہ حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ نے حکم دیا ہے کہ ۱۴ صفر تک تمام اضلاع کے ابتدائی اور ضلعی جماعتوں کے انتخابات مکمل کر کے صوبائی دفاتر کو پہنچا دیئے جائیں۔ ابتدائی جمعیۃ علماء اسلام کے ہر دس ارکان پر ایک رکن ضلعی جمعیۃ کے لئے اور ضلعی جمعیۃ کے ہر دس ارکان پر ایک رکن کے حساب سے صوبائی جمعیۃ کے لئے ارکان منتخب کئے جائیں۔ انتخابات کیساتھ صوبائی ارکان کی فہرست، پرشدہ فارم رکنیت اور ان کی فیس کا آنا ضروری ہے۔

۳۰ صفر تک صوبائی جمعیتوں کے انتخابات مکمل ہو جانے چاہئیں۔ صوبائی جمعیتوں کے انتخابی اجلاسوں میں وہی لوگ شریک ہو سکیں گے، جو ان ہدایات کے مطابق اضلاع کی طرف سے منتخب ہونگے تمام اضلاع کے نظماء انتخابات کو حضرت امیر مرکزیہ نے تاکید فرمائی ہے کہ وہ ان ہدایات کے مطابق انتخابی کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔

سرحد میں قومی لباس ختم

مغربی لباس پہننے کی اجازت

پشاور۔ صوبہ سرحد کے گورنر نے سرکاری ملازمین کو مغربی طرز کا لباس پہننے کی اجازت دے دی ہے وہ چاہیں تو دفتری اوقات میں کوٹ پتلون یا قمیص شلوار کوٹ سمیت یا بغیر کوٹ کے استعمال کر سکتے ہیں۔

یاد رہے کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی حکومت نے مغربی طرز کا لباس پہننے کی ممانعت کر دی تھی اور تمام سرکاری ملازمین کو قطع نظر ان کی حیثیت کے قومی لباس پہن کر دفتر آنے کی اجازت دی گئی تھی اور دفتری اوقات میں کوٹ پتلون کی سختی سے ممانعت تھی۔ لیکن موجودہ گورنر نے حضرت مفتی صاحب کے حکم کو کالعدم قرار دے کر قومی لباس پر مغربی لباس کو اہمیت اور ترجیح دے دی ہے۔

— خیال ہے کہ شراب پر [illegible] پابندی [illegible] ہٹائی جا رہی ہے اور مفتی صاحب [illegible] اسلامی اصلاحات کا نفاذ کیا تھا۔ ان کو ایک ایک [illegible] ختم کیا جا رہا ہے

امیر مرکزیہ اور قائد جمعیۃ حضرت مفتی صاحب بھکر جائینگے

قائد جمعیۃ کے شاندار استقبال کا پروگرام

بھکر۔ امیر مرکزیہ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، قائد اسلامی انقلاب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام مولانا عبدالباقی سابق وزیر سرحد ۲۵ مارچ بروز اتوار مدرسہ دار الہدیٰ بھکر کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے بھکر پہنچ رہے ہیں۔ جہاں ضلع بھر سے آئے ہوئے جمعیۃ کے کارکن اور علماء ان کا شاندار استقبال کریں گے۔ ان کے علاوہ حضرت مولانا سید گل بادشاہ، مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی، مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب، مولانا محمد اجمل صاحب، مولانا عبداللطیف جہلم، مولانا محمد رمضان میانوالی، مولانا قاری نور الحق ایڈووکیٹ، قاری محمد حنیف صاحب ملتان اور عبدالمتین چودھری جمعیۃ طلباء اسلام بھی شرکت کرینگے۔ جلسہ ۲۶ مارچ کو بھی ہوگا۔

مرکزی ناظم مولانا عبدالواحد کی علالت

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم حضرت مولانا عبدالواحد صاحب مدظلہ ایک ہفتہ سے علیل اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ تمام بزرگوں اور کارکنوں سے درخواست ہے کہ حضرت مولانا مدظلہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۷ مارچ کو حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ، مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر، محترم صاحبزادہ میاں ریاض احمد صاحب دین پور شریف اور جناب حفیظ رضا پسروری نے مولانا کی عیادت اور صحت کے لئے دعا فرمائی۔ (ادارہ)

---

۴ جنرل جمعیۃ علماء اسلام نے ادا کئے۔ صاحبزادہ محمد افتخار جان۔ میزی خان۔ ظاہر شاہ، شہزادہ فتاح الملک، ڈاکٹر عبدالمنان اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ جلسے کے دوران قیوم لیگ کے ایم پی اے جان اللہ خان اور تحصیلدار دیر کے لڑکے اور عزیز جلسے سے دور تالیاں اور سیٹیاں بجاتے رہے۔ ناچ کرتے رہے اور لوگوں کو جلسے میں آنے سے روکتے رہے۔ خدا کے فضل سے جلسہ نہایت کامیاب رہا اور عوام و خواص نے ان کی حرکات قبیحہ پر لعنت ملامت کی مولانا سید گل بادشاہ نے ۲ گھنٹے تقریر کی۔ یہ دورہ نہایت کامیاب

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

ضلعی جمعیۃ نواب شاہ کا انتخابی اجلاس

سکرنڈ میں ضلعی جمعیۃ نواب شاہ کا انتخابی اجلاس زیر صدارت محترم جناب مولانا پیر علی احمد شاہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں ضلع بھر کے نمائندوں نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد قاری ایوب علی خاں نعمانی جمعیۃ بھریا روڈ، مولانا قائم دین نے شہر نواب شاہ، مولانا عبدالحی نے تعلقہ نواب شاہ، مولانا عبداللطیف نے کنڈیارو، مولانا عبدالواحد نے محراب پور۔ جناب عبدالرحمٰن نے نوشہرو فیروز، مولانا احمد خاں سکرنڈ نے اپنی اپنی جمعیتوں کی کارگذاری، جلسے جلوس وغیرہ کی رپورٹ پیش کی۔ مولانا دوست محمد مدنی نے مرکزی و صوبائی مجالس شوریٰ کے اجلاس لاہور کی کارروائی سے روشناس کرایا۔ انہوں نے حکمران پارٹی کی جارحانہ سرگرمیوں کی مذمت کی اور کہا کہ ملک کے چاروں صوبوں نے قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب پر مکمل اعتماد کا اظہار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسلام کے نفاذ اور قومی تحفظ کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہیں۔ اس ضمن میں ایک رابطہ کمیٹی کی تشکیل کی گئی۔ جس کے ممبران یہ ہیں:۔ مولانا عبدالواحد محراب پور۔ مولانا عبداللطیف کنڈیارو۔ مولانا قائم دین و مولانا دوست محمد و مولانا عبدالحی نواب شاہ۔ حافظ محمد صدیق بھریا روڈ۔ بعد ازاں ضلعی عہدیداروں کا انتخاب ہوا۔

سرپرست مولانا دوست محمد مدنی۔ امیر مولانا پیر علی احمد شاہ صاحب۔ نائب امیر ۱ مولانا عبداللطیف ۲ مولانا عبدالحی۔ ناظم اعلیٰ مولانا قائم الدین صاحب ناظم ۱ محمد شریف بی اے ایل ایل بی وکیل ۲ جناب محمد دین صاحب۔ ناظم نشریات و اطلاعات قاری ایوب علی نعمانی۔ خازن مولانا احمد خاں۔ سالار و نائب سالار بالترتیب جناب عبدالرحمٰن صاحب و مولانا نیک محمد صاحب۔

قرار دادیں

آخر میں چند قرار دادیں منظور کی گئیں۔ جن میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے استعفے کو مستحسن، ان پر مکمل اعتماد کا اظہار اور ہر قسم کی قربانی دینے کا یقین دلایا، سرحد و بلوچستان کے گورنروں کی سبکدوشی اور مینگل کابینہ کی برطرفی کو ایک سازش قرار دیا، ان کی بحالی، حریت اور ڈان کے ایڈیٹر انچیف اور سیاسی لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔

آخر میں مطالبہ کیا کہ مرزا علی حسن گوٹھ سے مدری میر علی محمد تالپور تک پختہ سڑک تعمیر کی جائے۔

جمعیۃ تحصیل چارسدہ پشاور کا اجلاس

جمعیۃ تحصیل چارسدہ کی رابطہ کمیٹی کا اجلاس مولانا سید صفی اللہ شاہ بادشاہ صاحب امیر رابطہ کمیٹی کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں اس امر کا اظہار کیا گیا کہ ملک میں غیر اسلامی قوانین کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اور اس کی مزاحمت کی جائے گی۔ مولانا مفتی محمود صاحب کو استعفےٰ دینے پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ جمعیۃ کی مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلے کی توثیق کی گئی اور حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ کو قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا مطالبہ کیا۔

(محمد شریف جنرل سیکرٹری جمعیۃ ترناب چھینہ)

چنیوٹ مباہلہ کانفرنس

چنیوٹ میں دو روزہ یوم فتح مباہلہ کانفرنس ختم ہوگئی۔ کانفرنس کی پہلی شب مولانا تاج محمود مدیر لولاک اور مولانا عبدالمجید ندیم نے تقریریں کیں۔ دوسری رات عبدالستار تونسوی نے خطاب کیا۔

اجلاس میں جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالوارث نے آٹھ دن کی پابندیوں، مولانا منظور احمد چنیوٹی کی زبان بندی اور سیاسی لیڈروں کی گرفتاری کے احکامات واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ جناب حاجی بشیر حسین چمن نے ایک قرارداد میں کہا کہ مباہلہ کانفرنس سے ایک دن قبل محلہ گڑھا کی مسجد کو محکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ حالانکہ اس مسجد کی کوئی آمدنی نہیں ہے۔ منشا یہ تھا کہ یہاں کسی قسم کا جلسہ نہ ہو۔ لیکن جلسہ ہو رہا ہے۔ مولانا منظور احمد جو اس مسجد کے خطیب ہیں ان کو پابند کرنے کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ یہ حکم واپس لیا جائے۔

جمعیۃ شہر گوجرانوالہ کا اجلاس

جمعیۃ شہر گوجرانوالہ کا اجلاس مدرسہ نصرۃ العلوم میں حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب مہتمم مدرسہ ہذا کی صدارت میں ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے:۔

سرپرست مولانا عبدالواحد صاحب امیر مولانا عبدالقیوم صاحب۔ نائب امیر ۱ حافظ بشیر احمد صاحب ۲ حافظ محمد یوسف صاحب ۳ حاجی محمد افضل صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا زاہد الراشدی۔ ناظم ۱ علامہ محمد احمد لدھیانوی۔ ناظم ۲ منشی محمد رفیق صاحب۔ ناظم نشریات حافظ عزیز الرحمٰن ایم اے۔ ناظم شعبہ تبلیغ مولانا قاضی عبدالرحمٰن خازن حافظ شیخ نذیر محمد صاحب۔ سالار کا انتخاب بعد میں کیا جائے گا۔

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ سرحد و بلوچستان کے گورنروں کی برطرفی اور بلوچستان کی کابینہ کی سبکدوشی کو غیر جمہوری اور مولانا مفتی محمود کے استعفیٰ کا خیر مقدم کیا۔ سیاسی گرفتاریوں اور جیل میں راہنماؤں پر تشدد کی مذمت کی گئی۔ عراقی سفارت خانہ کے اسلحہ کی عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ چوتھی قرارداد میں زرعی یونیورسٹی لائلپور کی سٹوڈنٹس یونین کے دستور میں مسلمان کی قانونی تعریف اور عہدہ داروں کے مسلمان ہونے کی شرط کا خیر مقدم کیا۔

کراڑی کوٹ و پیر اصحاب کے مسلمانوں کا مطالبہ

مسلمانان کراڑی کوٹ و پیر اصحاب تحصیل بھکر کے اجتماعات میں سرحد و بلوچستان میں گورنروں کی تبدیلی بلوچستان حکومت کے خاتمہ کو جمہوری اقدار کے خلاف قرار دیا اور گورنر و صوبائی حکومتوں کی بحالی کا مطالبہ کیا۔ (عبدالمجید ناظم اعلیٰ کراڑی کوٹ) (صوفی محمد علی امیر، عبدالمجید ناظم اعلیٰ، شبیر احمد انور سالار پیر اصحاب)

مولانا قاضی فضل اللہ کے قاتلوں کو ابھی تک ڈھیل کیوں ہے

حضرت مولانا قاضی فضل اللہ صاحب جو ایک عظیم عالم دین تھے۔ خیرڈی کے چیئرمین اور عظیم دینی مدرسہ خیرڈی کے کے مہتمم تھے۔ جمعہ ۴ جون ١٩٧١ء کو شہید کیا گیا قاتلوں کو بسیار جدوجہد کے بعد گرفتار کیا گیا۔ لیکن اس کے بعد آج تک ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ حکومت کو چاہیئے کہ قاتلوں کو سخت سزا دے۔

(خالق داد ضیاء مہتمم ضیاء العلوم حاجی خواستی شکارپور سندھ)

گڑھی خیرو ضلع جیکب آباد

جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم الشان اجلاس شیخ طریقت حضرت الحاج مولانا عبدالکریم صاحب مدظلہ نائب امیر جمعیۃ صوبہ کی صدارت میں ہوا۔ قبل ازیں جب مولانا تشریف لائے تو گڑھی خیرو کے اسٹیشن پر ان کا گرم جوشی سے استقبال کیا۔ مولانا نے نماز جمعہ سے قبل نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی اور جمعیۃ کے مقاصد پر نہایت شرح و بسط سے روشنی ڈالی۔ نماز کے بعد حضرت مولانا دوست محمد مرزا پوری اور حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب سرپرست جمعیۃ نے خطاب کیا۔

ضلع سکھر جمعیۃ کی مجلس عمومی کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی مجلس عمومی کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا سید محمد شاہ امروٹی ناظم انتخابات و امیر جمعیۃ صوبہ سندھ منعقد ہوا۔ جس میں آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل حضرات ضلعی عہدیدار منتخب ہوئے۔ یاد رہے کہ اجلاس میں تمام تحصیلوں سے ہم نمائندے شریک ہوئے اور باقاعدہ ووٹنگ ہوئی۔

امیر مولانا محمد یعقوب صاحب۔ نائب امیر ۱ مولانا سید عبداللہ شاہ سکھر ۲ رحمت اللہ شاہ اباڑو۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد مراد صاحب سکھر۔ ناظم ۱ حاجی والا بیڈنو صاحب ۲ حاجی عبدالرشید صاحب سکھر۔ خازن محمد عمر ایڈوکیٹ سکھر ناظم نشرواشاعت مولانا عبدالوہاب چاچڑ سکھر۔ سالار رحیم داد خاں بھٹو اباڑو۔

مولانا سید محمد شاہ نے حاضرین سے خطاب کیا اور حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔ آخر میں اجلاس نے یہ قرار دادیں بحال کیں۔

(۱) یہ اجلاس صوبہ سرحد و بلوچستان کی موجودہ حالات کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مرکز کے کئے ہوئے اقدامات کو غلط تصور کرتا ہے اور صدر مملکت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کو تباہی سے بچانے کے لئے کوشش کریں۔

(۲) یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی بد امنی اور مہنگائی پر بھی تشویش کا اظہار کرتا ہے۔

جمعیۃ حلقہ راجپور شریف کا انتخاب

آج مورخہ ۱۶ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ راجنپور شریف تحصیل اوباوڑو مدرسہ عربیہ دارالعلوم عثمانیہ میں ضلع سکھر سندھ کی مجلس عمومی کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا یار محمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ راجن پور شریف کا جدید انتخاب کیا گیا اور مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔ امیر حضرت مولانا یار محمد صاحب۔ نائب امیر حضرت مولانا رشید احمد صاحب۔ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا لال اختر صاحب مدرس مدرسہ۔ ناظم مولوی حافظ غلام رسول صاحب۔ ناظم نشرواشاعت حافظ الٰہی بخش صاحب۔

جمعیۃ حلقہ راجن پور شریف کے تحت مدرسہ دارالعلوم عثمانیہ راجن پور کی جامع مسجد میں بروز جمعۃ المبارک ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس سے حضرت مولانا لال اختر صاحب نے خطاب فرمایا۔ مولانا نے فرمایا۔ اس وقت جمعیۃ علماء ہی وہ واحد جماعت ہے جو پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے صحیح معنی میں کوشش کر رہی ہے۔ لوگوں نے ہاتھ اٹھا کر جمعیۃ کی تائید کی اور موثر انداز میں رکنیت سازی بھی کی گئی۔

رحیم یار خاں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے جنرل سیکرٹری پیرزادہ میاں خلیل احمد دین پوری شہر کے جنرل سیکرٹری مولانا حماد اللہ شفیق تحصیل صادق آباد کے امیر جناب غلام مصطفیٰ چوہدری، صادق آباد رابطہ کمیٹی کے صدر منظور حسین جمعیۃ گارڈز ضلع کے سالار مولانا عبدالصبور ڈاہر جمعیۃ خانپور کے امیر مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی جمعیۃ لیاقت پور کے کنوینر مولانا محمد بشیر اختر اللہ آبادی نے مشترکہ بیان میں جمعیۃ کی مرکزی و صوبائی مجالس شوریٰ کے فیصلے کی تحسین کی، صوبہ سرحد و بلوچستان میں مرکزی حکومت کے غیر آئینی اقدام پر نکتہ چینی اور مولانا مفتی محمود صاحب کے استعفیٰ کو مستحسن قرار دیا۔

اسلامی نظریے کو اپنایئے

بھٹہ وہن صادق آباد میں گذشتہ روز قاری عطاء اللہ صاحب انور نے جمعیۃ علماء اسلام کے سارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جو صرف اسلامی نظریہ پر ہی معرض وجود میں آیا تھا۔ لیکن اس مقدس نام حاصل کئے جانے والے ملک میں اسلام کو پھلنے اور پھولنے کا موقعہ فراہم نہ کرنے کی وجہ سے آج ہمیں ان مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ملک کو موجودہ سنگین حالات سے نکالنے کے لئے اسلامی نظریے کو اپنایئے۔

منشی اناڑہ منچن آباد

مدرسہ فاروقیہ تحفیظ القرآن منشی اناڑہ تحصیل منچن آباد ضلع بہاولنگر کا سالانہ جلسہ ہوا تھا جس میں مجاہد جمعیۃ حضرت مولانا قاری سعید عبدالمجید ندیم نے اپنی تقریر میں کہا کہ انشاء اللہ جمعیۃ پورے ملک میں اسلامی قانون لانے کا تہیہ کر چکی ہے۔ جو کوئی اسلامی قانون میں رکاوٹ ڈالیگا ہم ان کا ضرور مقابلہ کریں گے۔ اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کے امیر مولانا محمد شریف صاحب نے بھی تقریر کی اور بستی منشی اناڑہ میں جمعیۃ کا انتخاب بھی ہوا۔ جس میں امیر جمعیۃ الحاج حضرت مولانا قطب الدین صاحب نائب امیر نمبردار جناب بشیر احمد صاحب ناظم۔ قاری محمد طیب ناظم فیض احمد سکھیرا ناظم نشریات ارشاد۔ سالار عبدالعزیز نمبردار

جمعیۃ انصار اسلام

جامع مسجد غوثیہ کندیاں ضلع میانوالی میں جمعیۃ انصار اسلام کی تشکیل جدید ہوئی اور جس میں یہ طے پایا کہ جمعیۃ انصار اسلام کی یہ تنظیم ملک میں اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے جدوجہد کرے گی اور علماء حق کے مشوروں سے اسلام کے فروغ کے لئے کوشاں رہے گی۔ انتخاب یہ ہے:-

صدر نذیر احمد صاحب۔ نائب صدر عبدالرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری امیر احمد صدیقی صاحب۔ نائب سیکرٹری یار محمد صاحب۔ خزانچی حافظ محمد عمر صاحب۔ باقی ہم اممبران نے شرکت کی ہے۔

احمد بخش چشتی کو صدمہ

ملک کے مشہور نعت خوان احمد بخش چشتی کی والدہ محترمہ انتقال فرما گئیں۔ قارئین ترجمان اسلام سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ ادارہ چشتی صاحب کے غم میں شریک ہے۔

(ادارہ)

مدرسہ صادقیہ منچن آباد کا جلسہ

۱۶ تا ۱۸ مارچ، جمعہ تا اتوار منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت درخواستی، مولانا ہزاروی، مولانا عبیداللہ انور، مولانا سید گل بادشاہ، مولانا عبدالحکیم و دیگر علماء شریک ہونگے۔

روڈہ کا جلسہ ملتوی

۹ مارچ کو روڈہ ضلع سرگودھا میں مولانا عبدالمجید ندیم صاحب کی تقریر کا اعلان کیا گیا تھا۔ چونکہ وہ فصل کی کٹائی کا موسم ہے۔ اس لئے پروگرام ملتوی سمجھیں۔

دعائے صحت کی اپیل

جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد شہر کے امیر جناب سید میر عبدالرحیم صاحب شاقی دنوں سے بعارضہ بخار علیل ہیں جملہ احباب اور اہل اسلام سے دعائے صحت کی اپیل ہے

جمعیۃ القراء کا مرکزی انتخاب

سرپرست۔ استاذ القراء حضرت مولانا قاری محمد علی مدنی شکارپور سندھ۔ سرپرست ۲ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا قاری تاج محمود صاحب عبدالحکیم ضلع ملتان۔ نگران اعلیٰ حضرت مولانا غلام قادر صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ ملتان۔ مرکزی صدر حضرت مولانا قاری عبدالغفور مدنی صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ ملتان۔ نائب صدر حضرت مولانا قاری نورالحق قریشی ایڈووکیٹ ملتان۔ مرکزی جنرل سیکرٹری حضرت قاری عبدالغفار طارق مدرس مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ ملتان۔ ناظم نشرواشاعت حضرت مولانا قاری غلام مصطفیٰ صاحب خطیب مکی مسجد ملتانی۔ خازن حضرت قاری عبدالحمید عاصم ملتان۔

اعلان

مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کے قدیم طلباء کی انجمن تشکیل دی جا رہی ہے۔ مدرسہ کے فضلاء سے درخواست ہے کہ اپنے پتے فوری بھجوا دیں تاکہ ان کو دعوت نامہ بھجوایا جا سکے۔

تلاش گمشدہ

نور حسین ولد حاجی مختار حسین عمر ۱۳ سال رنگ گورا ڈھوک غزن ضلع میانوالی کا رہنے والا ہے۔ دینہ ضلع جہلم کے ایک دینی مدرسہ میں زیر تعلیم تھا، گم ہوگیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو مل جائے یا پتہ ہو تو براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرما کر مشکور و ممنون فرمائیں۔ پتہ قاری نصرالدین مدرس مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ بھچھے والی ضلع میانوالی

تبدیلی پتہ

آئندہ سے میرے دوست احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں شبیر احمد انور مدنی مسجد پیر اصحاب ڈاک خانہ رضائی تھاد شمالی، تحصیل بھکر ضلع میانوالی

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ
کا عمومی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی مجلس عمومی کا انتخابی اجلاس ۲۵ فروری ۱۹۷۳ء بروز اتوار ۱۱ بجے دن جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں زیر صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صفدر امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ منعقد ہوا۔ موسم کی خرابی اور مسلسل بارش کے باوجود کم و بیش ایک سو سے زائد شاخوں کے نمائندوں نے اجلاس میں شرکت کی۔ کارروائی کا آغاز قاری خدا محمد کی تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے جمعیۃ کی تنظیم نو کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء حق کی جماعت ہے۔ جس نے ہر دور میں حق کی سربلندی کے لئے جدوجہد کی ہے۔ اور آج بھی اس کے اکابر نے اصولوں اور حق کی خاطر اقتدار کو ٹھکرا کر اسلاف کی عظیم روایات کو زندہ کر دیا ہے۔

آپ نے کہا۔ جمعیۃ علماء اسلام کی جدوجہد جہاد ہے اور میں اس کے ساتھ دو قدم چلنا اور جمعیۃ کے اکابر کے ساتھ دو منٹ بیٹھنا بھی اپنی نجات کا باعث سمجھتا ہوں۔

آپ کے دلسوز خطاب کے بعد جمعیۃ کے ضلعی ناظم انتخابات مولانا زاہد الراشدی نے ضلع میں تنظیمی رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ میں نے یکم اپریل ۱۹۷۲ء کو تنظیمی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد اب تک ضلع بھر میں ۱۵۱ دیہات کے ۱۱۷ تنظیمی دورے کئے۔ ضلعی جمعیۃ کی طرف سے مختلف مقامات پر ۲۴ عام جلسے منعقد ہوئے۔ ۲۸ تنظیمی اجتماعات میں بھی شرکت کی۔ جمعیۃ کے ضلعی مبلغ ڈاکٹر غلام محمد صاحب نے یکم دسمبر ۱۹۷۲ء کو اپنے عہدہ کا چارج سنبھالا اور اب تک ۵۵ ۶۸ دیہات کا تنظیمی دورہ کر چکے ہیں۔ اس وقت تک ضلع کے ۱۳۰ دیہات میں تنظیمی کام ہوا ہے اور ۷۰ سے زائد شاخوں کے باضابطہ انتخابات موصول ہو چکے ہیں۔

آپ نے بتایا کہ یکم اپریل ۱۹۷۲ء سے ۱۴ فروری ۱۹۷۳ء تک ضلعی جمعیۃ کی آمدنی کم و بیش ساڑھے آٹھ سو روپے اور خرچ اندازاً سوا سولہ سو ۱۶۲۵ روپے ہے۔ اس طرح ضلع جمعیۃ اس وقت پونے آٹھ سو روپے کی مقروض ہے۔

تنظیمی رپورٹ کے بعد آپ نے انتخابات کے طریق کار کی وضاحت کی اور صلاح مشورہ کے لئے اجلاس کچھ دیر کے لئے ملتوی کر دیا۔ صلاح مشورہ کے بعد ساڑھے بارہ بجے اجلاس کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی تو سب سے پہلے امیر ضلع کے عہدہ کے لئے متفقہ طور پر حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صفدر کا نام پیش کیا گیا۔ آپ نے مصروفیت کے باعث معذوری کا اظہار کیا۔ مگر حاضرین کے متفقہ مطالبہ اور اصرار پر آپ نے امیر ضلع کا عہدہ قبول فرما لیا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

نائب امیر اول	مولانا احمد سعید	گوجرانوالہ
نائب امیر دوم	مولانا نذیر احمد	واہنڈو
نائب امیر سوم	مولانا خلیل الرحمٰن	بھکھا سرا
ناظم عمومی	مولانا محمد الطاف	حافظ آباد
ناظم اول	رانا مختار احمد ایڈووکیٹ	ایمن آباد
ناظم دوم	مولانا محمد اسحاق	علی پور
ناظم نشر و اشاعت	ملک محمد حنیف ایم اے	ملک پور
خازن	چوہدری شریف طاہر	سارو کی چیمہ

سالار، ارکان مجلس شوریٰ اور صوبائی مجلس عمومی کے لئے نمائندوں کا انتخاب امیر ضلع کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا۔

اجلاس میں یہ طے پایا کہ مجلس عمومی کا اجلاس ہر تین ماہ کے بعد ہوا کرے گا۔ چنانچہ آئندہ اجلاس کے لئے ۲۷ مئی بروز اتوار صبح ۹ بجے بمقام جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ کا پروگرام طے کیا گیا۔ نیز یہ فیصلہ ہوا کہ مجلس عاملہ کا اجلاس ہر ماہ ہوگا۔ چنانچہ پہلا اجلاس ۱۱ مارچ بروز اتوار صبح ۱۰ بجے مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں ہوگا یہ بھی طے پایا کہ تمام شاخوں کے سالاروں کا تربیتی کنونشن ۲۳، ۲۴ مارچ بروز جمعہ، ہفتہ مدرسہ قاسم العلوم سارو کی چیمہ میں ہوگا۔

ضلعی دفتر کے لئے میاں محمد عارف صاحب، حافظ محمد یوسف صاحب اور ملک محمد حنیف صاحب پر مشتمل کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو مجلس عاملہ کے اجلاس میں دفتر کے بارہ میں رپورٹ پیش کرے گی۔

آخر میں چند قرار دادیں پاس ہوئیں۔ جن میں (۱) جمعیۃ کی مرکزی و صوبائی مجالس شوریٰ کے مشترکہ اجلاس کی قرارداد کی حمایت، اور نیپ جمعیۃ معاہدہ قائم رکھنے پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ نیز اسلامی دستور کے نفاذ اور جمہوری اقدار کے تحفظ کے لئے اکابر جمعیۃ کے ہر حکم کی تعمیل کرنے کا یقین دلایا۔

(۲) بلوچستان اور سرحد میں گورنروں کی برطرفی کو غیر جمہوری اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے استعفیٰ کو جرأت مندانہ اقدام قرار دیا۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ بلوچستان کابینہ کی معطلی کا حکم واپس لیا جائے۔ اور سرحد میں اکثریتی پارٹی کو حکومت کی تشکیل کا موقعہ دیا جائے۔

(۳) عراقی سفارت خانہ سے اسلحہ کی برآمدگی کے واقعہ کی شدید مذمت اور سپریم کورٹ کے جج سے تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔

(۴) لیبیا کے مسافر بردار طیارہ کو گرانے پر اسرائیل کی مذمت، لیبیا کی حکومت اور سوگوار خاندانوں سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

(۵) سیاسی راہنماؤں کی گرفتاری اور جیل میں ان کے ساتھ وحشیانہ سلوک کی پرزور مذمت کی گئی۔

(۶) راشن اور اسلحہ لائسنسوں کی تقسیم میں پارٹی بازی کی بنیاد پر ترجیحی سلوک پر شدید احتجاج اور اس رجحان کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ اجلاس کے خاتمہ پر جنگی قیدیوں کی جلد رہائی اور ملکی سالمیت کی حفاظت کے لئے دعا کی گئی۔

(ملک محمد حنیف علوی ناظم نشریات جمعیۃ ضلع گوجرانوالہ)

ضلع گوجرانوالہ میں جمعیۃ کی تشکیلات

بھاگرانوالی تھانہ کاموںکی

امیر چوہدری دین محمد۔ ناظم سلام الدین۔ سالار صوبیدار عطاء اللہ۔

گھوماں تھانہ کاموںکی

امیر چوہدری مہر محمد خاں۔ ناظم چوہدری محمد وکیل خاں سالار محمد بشیر ساجد

حمید پور تھانہ حافظ آباد

امیر مولانا عبد اللطیف۔ نائب امیر محمد حبیب۔ خازن مہدی حسن

مدن پھلہ تھانہ حافظ آباد

امیر لیاقت علی۔ نائب امیر عبد الرشید۔ ناظم عمومی محمد طاسین ناظم عبد الخالق۔ خازن قطب دین

ڈھی تھانہ حافظ آباد

امیر چوہدری عبد الکریم۔ نائب امیر مولوی نذیر احمد۔ ناظم عبد السلام خازن محمد علی۔

پچوڑہ تھانہ صدر وزیر آباد

امیر چوہدری عبد المجید۔ ناظم رحمت علی۔ سالار محمد اقبال،

سوہدرہ تھانہ صدر وزیر آباد

سرپرست مولانا محمد ابراہیم۔ امیر مولوی روشن دین۔ نائب امیر شمس الدین۔ ناظم عمومی چوہدری اعجاز احمد جنجوعہ۔ ناظم نور محمد خازن مولوی عبد الشکور۔ سالار مولانا حبیب اللہ۔

کوٹ نور تھانہ صدر وزیر آباد

امیر چوہدری غلام حیدر۔ ناظم قاری غلام کبیر۔ سالار امیر غلام حیدر۔

کوٹ کیشہ تھانہ نوشہرہ

امیر حکیم غلام محمد۔ ناظم اعلیٰ مولوی محمد صدیق۔ ناظم مولوی عبد العزیز سالار ثناء اللہ۔

تلونڈی کھجور والی تھانہ صدر گوجرانوالہ

امیر حاجی خلیل احمد۔ ناظم عنایت اللہ۔ سالار محمد یونس۔

پچوراں والی تھانہ صدر وزیر آباد

امیر مولوی فیض الدین۔ ناظم محمد رمضان۔ سالار غلام محمد

کوٹلی بھاگا تھانہ واہنڈو

امیر حاجی کریم الدین۔ ناظم اعلیٰ مولوی نذیر احمد۔ ناظم محمد صدیق سالار محمد یاسین

بدوکی گوسائیاں تھانہ احمد نگر

امیر و خازن قاری محمد یاسین۔ نائب امیر مولوی قائم دین۔ ناظم اعلیٰ مولوی رحیم دین۔ ناظم محمد جمیل اجمل۔ ناظم نشر و اشاعت مولوی عنایت اللہ۔ سالار مہدی حسن۔

طلباء کی سرگرمیاں

کنونشن کے پروگرام سے کاغذی کارروائی تک محدود تنظیمیں بوکھلا اٹھی ہیں

رانا اشفاق

رپورٹ :— قاضی محمد اشرف

کنونشن میں تمام شاخوں کے نمائندے بھاری تعداد میں شرکت کرکے اپنی افرادی قوت کا مظاہرہ کریں

عبدالمتین چوہدری

لائلپور۔ زرعی یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین کے صدر اور جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے صدر رانا محمد اشفاق نے بیان دیتے ہوئے کہا ہے۔ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کا کنونشن اپنے پروگرام کی امتیازی خصوصیت کے اعتبار سے عظیم الشان کنونشن ہوگا جس کی وجہ سے کاغذی کارروائی تک محدود اور تعلیمی اداروں کے تقدس کو پامال کرنے والی تنظیمیں بوکھلا اٹھی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اس سے بڑھ کر کسی تنظیم کی مقبولیت اور ہردلعزیزی کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ صرف چار سال کی مسلسل جدوجہد سے مسلمان طلباء کی اکثریت گرویدہ ہو جائے۔ اور یہ شرف جمعیۃ طلباء اسلام کو حاصل ہے اور جس کا اظہار ۳۰، ۳۱ مارچ اور یکم اپریل ۱۹۷۳ء کو شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقد ہونے والے کنونشن میں کیا جائے گا۔

ساہیوال۔ گورنمنٹ کالج ساہیوال کے سابق صدر اور جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم اعلیٰ عبدالمتین چودھری نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار لاہور میں جمعیۃ طلباء اسلام کے کنونشن کے انعقاد کا مقصد اسلام سے گہری وابستگی رکھنے والے طلباء کی طاقت کا اظہار کرنا ہے۔

انہوں نے طلباء سے اپیل کی کہ ملک و ملت کے لئے اس کنونشن کو خوش آئند بنانے کے لئے بھاری تعداد میں شرکت کریں تاکہ ارباب بست و کشاد پر بھی یہ واضح کر دیا جائے کہ اب اس ملک میں غیر اسلامی آئین نہیں چلنے دیا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ جمعیۃ طلباء کی تمام شاخوں کے اراکین کنونشن کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے سرگرم عمل ہو جائیں اور زیادہ سے زیادہ طلباء اپنے ہمراہ لائیں۔

دین ہم تک علماء کی قربانیوں کی بدولت پہنچا ہے

حافظ آباد۔ جمعیۃ طلباء اسلام حافظ آباد کا ہفت روزہ اجتماع گورنمنٹ کالج کے صدر حافظ ظہیر احمد کی صدارت میں ہوا۔ رب نواز کی تلاوت کلام پاک کے بعد عبدالمجید عاصم نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں نیک آدمی پیدا کئے وہاں ان کے مقابلہ کے لئے بدکردار لوگوں نے ہمیشہ سرگرمی سے کام کیا۔ چنانچہ سید احمد شہید اور سید اسماعیل شہید نے بالاکوٹ کے مقام پر فرنگی استعمار کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ جب انگریز سکالر گلیڈسٹون نے کہا تھا کہ اب اسلام صرف چند سالوں کا مہمان ہے تو مولانا قاسم نانوتوی، مولانا گنگوہی اور حافظ ضامنؒ میدان عمل میں آئے اور دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھ کر اس کا منہ توڑ جواب دیا۔

محمد رشید نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ علماء حق نے دین کی خدمت کے لئے اپنی جانوں کی پرواہ نہ کی۔ جیلوں میں گئے۔ تختہ دار پر چڑھے۔ سب و شتم کا نشانہ بنے۔ محمد اشرف نے کہا کہ صدیق اکبرؓ کی سنت پر عطاء اللہ شاہ بخاری نے مسیلمہ پنجاب کا مقابلہ کیا اور حقیقتاً دین ہم تک انہی کی قربانیوں کی بدولت پہنچا ہے۔

چند سوالوں کے جواب

ہمیں ایسے بے شمار خطوط موصول ہو رہے ہیں کہ جن میں چند سوالات مشترکہ طور پر درج ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ :۔

س :۔ ہم کنونشن میں شرکت کرنے کے لئے کس گاڑی سے آئیں؟

ج :— عوامی ایکسپریس کے ذریعے۔

س :— عوامی ایکسپریس تو تمام اسٹیشنوں پر نہیں ٹھہرتی۔

ج :— تو اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس اسٹیشن پر گاڑی ٹھہرتی ہے۔ اس کے قریبی علاقوں کی شاخیں اس اسٹیشن پر پہنچ کر اکٹھی سوار ہوں۔

س :— عوامی میں تو سیٹیں ریزرو کرانی پڑتی ہیں۔

ج :— تو پھر کیا ہوا۔

س :— اچھا تو سیٹیں ریزرو کتنے روز پہلے کرائیں۔

ج :— دس روز۔

س :— کیوں؟

ج :— آسانی اور آرام کے لئے۔

عبدالمتین چوہدری

ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب

پشاور کی طرف سے آنے والوں کیلئے

پشاور، پنڈی، جہلم، گجرات اور گوجرانوالہ سے آنے والوں کے لئے خیبر میل ہی موزوں گاڑی ہے اس لئے کہ اگر ۲۹ مارچ کو سوار ہوا جائے تو ۳۰ مارچ کی صبح کو خیبر میل لاہور پہنچ جاتی ہے اور کراچی سے عوامی بھی صبح ہی پہنچتی ہے۔ اس طرح لاہور اسٹیشن پر بھی ہماری قوت کا مظاہرہ ہو جائے گا۔ (عبدالمتین چودھری)

پاکستان بین الکلیاتی مقابلہ حسن قرأت

قاری خالد صدیق نے دوسرا انعام لیا

چیچہ وطنی ۲ مارچ کو گورنمنٹ انٹر کالج چیچہ وطنی میں کل پاکستان بین الکلیاتی مقابلہ حسن قرأت ہوا۔ جس میں گورنمنٹ کالج ساہیوال کی طرف سے جمعیۃ طلباء اسلام کے جنرل سیکرٹری قاری خالد صدیق نے حصہ لیا اور دوسرا انعام حاصل کیا۔ اسی طرح مباحثہ میں بھی دوسری پوزیشن حاصل کی۔

جمعیۃ طلباء اسلام کا لٹریچر

(۱)	اذان سحر	مولانا مفتی محمود
(۲)	نوائے انقلاب	مولانا غلام غوث ہزاروی
(۳)	دلیل سحر	مولانا عبدالحق
(۴)	نجوم ہدایت	قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند
(۵)	روداد برصغیر	شمس القمر قاسمی
(۶)	طالب علم؟	〃
(۷)	تنظیم کی اہمیت	〃
(۸)	تنظیمی اصول	〃
(۹)	ایک اصولی بات	〃
(۱۰)	جمعیۃ طلباء اسلام کیوں بنی؟	〃
(۱۱)	یوم تاسیس سے کنونشن تک	〃

چند سوال آپ سے بھی

- — کیا آپ نے ہم بینرز تیار کر لئے ہیں؟
- — کیا آپ لٹریچر اور بیجوں کے لئے فنڈ جمع کر رہے ہیں؟
- — کیا شرکاء کنونشن کی فہرست تیار کر لی ہے؟
- — آپ عوامی ایکسپریس میں تشریف لائیں گے؟
- — آپ نے ابھی تک کتنے طالب علم کنونشن کے لئے تیار کئے ہیں؟

پریس کی تنصیب اور روزنامہ اخبار کے اجراء کیلئے اکابر جمعیۃ کی اپیل

جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی و صوبائی مجالس شوریٰ کے مشترکہ اجلاس میں وقت کی کمی کے باعث پریس کی تنصیب اور روزنامہ اخبار کے اجراء پر گفتگو نہ ہو سکی۔ اب ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اخبار کے اجراء اور پریس کی تنصیب کے لئے کام شروع ہو جانا چاہیئے۔ موجودہ دور میں کسی بھی سیاسی اور مذہبی جماعت کیلئے پریس اور اخبار کا ہونا ایک ناگزیر چیز ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا آج تک نہ تو کوئی پریس ہے اور نہ ہی کوئی اخبار جس سے ہمیں عظیم نقصان سے دوچار ہونا پڑا۔ ماضی میں جن اخبارات کی طرف ہم نے دست تعاون بڑھایا انہوں نے دھوکے اور فریب سے کام لیا۔ اب فیصلہ کے مطابق جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے چیف آرگنائزر جناب محمد اسلوب قریشی صاحب پریس کی تنصیب اور اخبار کے اجراء کے سلسلہ میں کام کریں گے۔ ہم جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں اور اراکین جمعیۃ سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ فنڈ کی فراہمی کے سلسلہ میں قریشی صاحب سے مکمل تعاون کریں اور درمے، قدمے، سخنے ہر طرح امداد کریں۔ جملہ رقوم مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں:- محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

۶ ڈ میکلوڈ روڈ لاہور

(حافظ الحدیث حضرت مولانا) محمد عبد اللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
(مفتی اعظم حضرت مولانا) مفتی محمود (ناظم عمومی) " " " " "
(مجاہد ملت حضرت مولانا) غلام غوث ہزاروی (ناظم) " " " " "
(جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا) عبید اللہ انور (نائب امیر) " " " " "

واہنڈو میں جمعیۃ کا جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام واہنڈو ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام جلسہ عام مرکزی جامع مسجد واہنڈو میں بتاریخ ۲۴ مارچ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء ہوگا۔ جس میں مولانا منظور احمد چنیوٹی اور مولانا محمد یوسف رحمانی خطاب کریں گے۔

کنونشن کی اہم شخصیتیں

(۱) مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود
(۲) بطل حریت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی
(۳) طالب علم رہنما محمد اسلوب قریشی

مصر اور لیبیا کے سفیر بھی شرکت کرینگے

طلبا کنونشن

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب پاکستان

جلسہ عام

تاریخ یکم اپریل مقام موچی دروازہ وقت بعد نماز عشاء

تقریر: مفکر اسلام مولانا مفتی محمود

رانا محمد اشفاق صدر جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب

جلوس جمعیۃ کی چار سالہ سعی پیہم کا ولولہ انگیز اور انقلاب آفریں مظاہرہ ہوگا

شرکت کریں گے

- صوبہ بھر سے ہزاروں طلبا
- سندھ، سرحد اور بلوچستان کے وفود
- علماء، وکلاء، وزراء، پروفیسرز، دانشور اور طالب علم راہنما

عبد المتین چودھری
ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب

خان عبدالقیوم خان صدر بھٹو کو گمراہ کر رہے ہیں

سرحد اور بلوچستان میں جس طرح عوامی گورنروں کو برطرف کیا گیا اور اس کے لئے جو کھیل کھیلا گیا، اس کے پس منظر میں کیا مقاصد کار فرما ہیں؟ اس بارے میں تو وہی کچھ کہہ سکتے ہیں جنہوں نے یہ اقدام کیا کہ
رموز مملکت خویش خسرواں دانند

لیکن یہ اقدام قابلِ مذمت اور افسوسناک ہے اور ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ مشرقی پاکستان کو الگ کرنے کے لیے جو کھیل کھیلا گیا بالکل انہی راستوں پر چل کر ایک نیا ڈرامہ اور کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ہم پاکستان کے پہلے قاتل کی تلاش کرتے کہ کون تھا؟ اور اس کے ساتھی کون تھے؟ تاکہ آئندہ ہم ان کے فریب میں نہ آتے۔ تعجب ہے کہ اگر کسی گلی میں ایک معصوم بچہ بھی مرا ہوا مل جائے تو اس کے قاتل کی تلاش پورے محلے کے لوگ کرتے ہیں اور اگر دو تین دن کی جستجو کے بعد پولیس اور ذمہ دار حکام قاتل کا پتہ نہ لگا سکیں تو پھر شہر بھر کے لوگ مظاہرہ کر کے اور قاتل کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے جلوس نکالتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اتنا بڑا پاکستان بارہ تیرہ کروڑ عوام کا پاکستان دو نیم کر دیا گیا اور آج تک نہ قاتل کا پتہ چلا اور نہ ہی قوم نے قاتل کی تلاش اور اسے کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے کوئی بھرپور مظاہرہ کیا۔ اس کی ضرور کوئی وجہ ہے۔ اور وجہ ظاہر ہے کہ وہ طاقتیں زندہ ہیں اور وہ افراد بحال و برقرار ہیں جنہوں نے مشرقی پاکستان کو کٹوایا اور ملک کو دو نیم کیا۔ یہ بات بھی واضح ہے کہ قاتل مرا نہیں، مگر اسے مجرم کیوں قرار نہیں دیا جاتا، اسے سزا کیوں نہ ملی۔ کیوں؟ —— قوم کو اس کا جواب تلاش کرنا چاہیئے۔ حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ شائع کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو اسے درخور اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔ یحییٰ خان پر مقدمہ چلانے کے لئے آواز بلند کی جاتی ہے تو اسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ محض اس لئے کہ آج بھی وہ طاقتیں مؤثر اور مؤقر ہیں جنہوں نے مشرقی پاکستان کو الگ کروایا۔ قوم کو بیدار ہو جانا چاہیئے ورنہ ایسا نہ ہو کہ وہ طاقتیں اس پاکستان کو بھی قتل کر دیں اور قوم کو پتہ بھی نہ چلے۔"

ان خیالات کا اظہار صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ اور جمعیت العلمائے اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا مفتی محمود نے ایک ملاقات میں کیا۔ آپ ۲۱ فروری کو جمعیت کے مرکزی اور صوبائی مجالس شوریٰ کے ہنگامی اجلاس میں شرکت کے لئے لاہور تشریف لائے تھے۔ اس اجلاس میں جمعیت نے نہ صرف یہ کہ مفتی صاحب کی طرف سے سرحد کی وزارت اعلیٰ سے مستعفی ہونے کے فیصلہ کی توثیق کر دی بلکہ نیشنل عوامی پارٹی کے ساتھ اتحاد برقرار رکھنے کا اعلان بھی کیا اور اسی روز سرحد کے نئے گورنر مسٹر اسلم خٹک نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا۔ مفتی صاحب ہنگامی صلاح و مشورہ میں بے حد مصروف تھے۔ اور انھیں اسی شام واپس راولپنڈی جانا تھا۔ اس لئے وہ ملاقات کے لئے بہت مختصر وقت دے سکے۔ بہرحال انہوں نے دونوں صوبوں کی صوبائی حکومتوں کے خلاف مرکز کے اقدامات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا:

"ہو سکتا ہے اس کھیل کے پیچھے اہل ربوہ کا بھی ہاتھ ہو کیونکہ ربوہ کی طاقت سازشی طاقت ہے کہ اس کے پیچھے امریکی اور یورپی سامراج کا ہاتھ ہے۔ قادیان کے عظیم فتنہ سے ملک و قوم کو ہروقت خبردار رہنا چاہیئے۔ اور ہم قوم کو اس فتنہ سے محفوظ رکھنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ اور مجوزہ آئین میں ہم یہ ترمیم کرانے کی کوشش کریں گے کہ پاکستان کی اہم اور کلیدی آسامیاں مسلمانوں کے لیے مخصوص ہوں اور اس کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحدانیت اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی پر ایمان کامل رکھنا ضروری ہو۔ جب ہم نے ہم تسلیم کر لیا کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہو گا، اس لئے اب ہم پر یہ لازم آتا ہے کہ اس کے تقاضوں کو پورا کریں۔ اگر ایک کمیونسٹ ملک میں غیر کمیونسٹ کو کلیدی آسامی پر مقرر نہیں کیا جا سکتا اور کیپٹلسٹ ملک میں سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف عقائد اور مؤقف رکھنے والے کو کلیدی آسامی پر متعین نہیں کیا جا سکتا تو پاکستان میں بھی کسی غیر مسلم یا اسلام کے باغی کو کلیدی آسامیوں پر فائز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ہماری اس ترمیم کو منظور نہ کیا گیا تو پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام قرار دینے کی شق بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔

بہرحال جہاں تک اہلِ ربوہ کا تعلق ہے ان سے کوئی بھی بات بعید نہیں لیکن ہم یہ کہہ کر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے بلکہ ہمیں متحد و منظم ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ان کے منصوبے خاک میں مل جائیں۔"

"بلوچستان اور سرحد کے گورنروں کو برطرف کرنے کے لئے یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ صدر کے نمائندہ کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دینے میں ناکام رہے ہیں۔ لیکن یہ ایک مبہم الزام ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آئینی طور پر صدر کو گورنروں کے تقرر و تنزل کا حق حاصل ہے لیکن ان گورنروں کا تقرر اپریل ۷۲ء کے ایک سہ فریقی سمجھوتہ کے تحت عمل میں آیا تھا جس کے تحت صدر اپنے اس اختیار سے دستبردار ہو گئے تھے۔ اب صدر بھٹو نے یہ اقدام کر کے یک طرفہ طور پر اس سمجھوتہ کو کالعدم کر دیا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ صدر اس اقدام سے قبل سہ فریقی کانفرنس بلاتے اس میں بتاتے کہ وہ صدر کے کون سے احکامات ہیں جن کی تعمیل نہیں ہوئی اور گورنروں کی غیر آئینی حرکات کونسی ہیں جو ان کو برطرف کرنے کا جواز مہیا کرتی ہیں۔ لیکن صدر نے ایسا نہیں کیا بلکہ گورنروں کو علیحدہ کئے جانے کے جو احکامات جاری ہوئے ان میں بھی تفصیلات نہیں دیں۔ صرف اسی پہ اکتفا کیا کہ اُس وقت تفصیلات میں جانے سے فائدہ نہیں ہو گا۔" اسی طرح بلوچستان کی صوبائی حکومت کو محض لس بیلا کے واقعات کی آڑ میں برخاست کر دیا گیا، حالانکہ لس بیلا میں جو کچھ ہوا، سندھ اور پنجاب میں اس سے زیادہ سنگین حالات پیدا ہوتے رہے۔ بالخصوص سندھ اور کراچی میں لسانی ہنگاموں کے دنوں میں کرفیو بھی لگایا گیا، مگر وہاں کی حکومتوں کو برطرف کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ بلوچستان اور سرحد کی حکومتوں کو روزِ اول ہی سے ناکام بنانے کی کوشش کی جاتی رہی، بعض مرکزی وزراء کو بطور خاص اس مقصد کے لیے ہدایات تھیں، مگر جب ان کی کوششیں ناکام رہیں تو پھر ان صوبوں کی حکومتی پارٹیوں

باقی صفحہ آخر پر



سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ
اور جمعیت العلمائے اسلام کے ناظم اعلیٰ
مولانا مفتی محمود سے ایک ملاقات
تحریر:- ممتاز لیاقت

قادیان کے
عظیم فتنہ سے
ملک و قوم کو
ہر وقت خبردار رہنا چاہیئے



کے بارے میں سرکاری ذرائع ابلاغ سے زبردست مخالفانہ پروپیگنڈہ مہم شروع کی گئی۔ پھر عراقی سفارتخانہ سے روسی اسلحہ برآمد ہونے کا بہانہ بنایا گیا اور اسے مخالفین کو رسوا کرنے اور سرحد و بلوچستان کی حکومتی پارٹیوں کے خلاف کارروائی کرنے کا بہانہ بنایا گیا۔ اسلحہ برآمد ہوئے تقریباً دو ہفتے بیت چکے ہیں مگر آج تک حقائق کو سامنے لانے کے بجائے اس اسلحہ کی نمائش و تشہیر پر زور دیا جا رہا ہے۔ حالانکہ جن لوگوں نے یہ اسلحہ دیکھا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اس سے کہیں بہتر اسلحہ سرحد میں بنتا ہے اور سرحد کو اس قسم کا اسلحہ سمگل کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ ویسے اگر واقعتاً سرحد کو ضرورت ہوتی تو وہ کراچی اور اسلام آباد کے راستے اسلحہ منگوانے کا ڈرامہ نہ رچاتا۔ صوبہ سرحد کی سرحدیں افغانستان سے اور ایک ضلع چترال کی روس سے ملتی ہیں۔ اسے اگر روس سے اسلحہ منگوانا ہوتا تو وہ چترال اور افغانستان کے راستے سمگل کر سکتا تھا۔ اسی طرح بلوچستان کی سرحد پر پانچ سو میل ساحل ہے جہاں کوئی کسٹم چوکی یا نگران فورس نہیں، بلوچستان میں لانچوں کے ذریعہ اس کھلے ساحل سے اسلحہ سمگل کیا جا سکتا تھا۔

ویسے یہ بتانا کہ اسلحہ اسلام آباد کیوں پہنچا؟ اور کس نے منگوایا؟ وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اسلحہ وفاقی دارالحکومت سے ملا ہے اور اگر اس سلسلے میں کچھ گفتگو [illegible] سننے میں آ رہی ہو، تو وہ خود وفاقی حکومت کے اپنے رویہ کا نتیجہ ہیں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ اسلحہ برآمد ہونے سے قبل بدھ کو لاہور میں اکبر بگتی کے جلسہ کا پروگرام تھا جسے اتوار پر ملتوی کر دیا گیا اور یہ التوا شاید اس لئے تھا کہ بدھ تک اسلحہ برآمد نہ ہوسکا تھا۔ ہفتہ کو اسلحہ برآمد ہوا اور اتوار کو "عظیم الشان" جلسہ سے اکبر بگتی صاحب نے لاہور میں خطاب کیا اور اس جلسہ کیلئے ریڈیو پاکستان لاہور سے مسلسل "اہم اعلان" نشر کیا جاتا رہا۔ کیوں؟ پھر اسلحہ کی دریافت اور برآمدگی کی پوری کارروائی کے دوران صدر نے متعلقہ حکام سے خود رابطہ قائم کئے رکھا ہے؟ آخر یہ سب کیا تھا کیوں تھا؟ اہلِ شعور بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ ڈرامہ کیا ہے؟

ویسے اکبر بگتی صاحب کے بارے میں یہ ضرور کہوں گا کہ بگتی صاحب ایک منصوبہ کے تحت پاکستان سے ماسکو گئے، وہاں سے لندن پہنچے، لندن سے عراق گئے، پھر منصوبہ کے تحت ہی واپس پاکستان آئے اور ان کا جلسہ بھی اسی منصوبہ کی کڑی تھا۔ اور جو لوگ اسلحہ کے معاملہ" میں انہیں ملوث کرتے ہیں وہ بڑی حد تک صحیح کہتے ہیں۔"

"رہا سرحد و بلوچستان سے بلا لائسنس اسلحہ برآمد ہونے کا معاملہ۔ تو یہ سب کو معلوم ہے کہ ان صوبوں میں اسلحہ رکھنا روایت ہے کیونکہ ان علاقوں کے عوام کے نزدیک جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ اسلحہ کے بغیر ناممکن ہے اور یہ کون نہیں جانتا کہ سرحد میں زیادہ تر اسلحہ بلا لائسنس رکھا جاتا تھا اسی لئے میری حکومت نے یہ پالیسی بنائی تھی کہ بلا لائسنس اسلحہ رکھنے کی حوصلہ شکنی کے لئے اسلحہ لائسنس دینے میں فراخدلی سے کام لیا جاتے کیونکہ اس طرح جرم کی صورت میں مجرم کی تلاش آسان ہوگی۔

شخصی آئین کے نفاذ کی مزاحمت کی جائے گی

ان دونوں صوبوں کی حکومتوں کو ناکام بنانے کے لیے سب سے زیادہ کام خان عبدالقیوم خان نے کیا ہے بلکہ وہ برملا کہا کرتے کہ میں وزیر داخلہ بنا ہی اس لئے ہوں کہ دونوں صوبوں کی حکومتوں کو ناکام بناؤں، اور ان کا خیال تھا کہ وہ ہمیں ایک ہفتہ بھی ٹکنے نہ دیں گے، مگر ان کا یہ خیال تو خیال ہی رہا، البتہ دس گیارہ ماہ بعد وہ ضرور اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے۔ اس ضمن میں خان قیوم نیشنل عوامی پارٹی اور ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ ہم سرحد یا بلوچستان کو پاکستان سے الگ کرنا چاہتے تھے، لیکن ان سے ذرا پوچھئے کہ جب یحییٰ خاں مشرقی پاکستان کو کاٹ رہا تھا تو اس وقت یحییٰ خاں کی حمایت کون کر رہا تھا، ہم یا خان قیوم؟ اس نے پہلے یحییٰ خاں سے مل کر اسے خراب کیا اب بھٹو صاحب کو گمراہ کر رہا ہے۔ جو خان قیوم مشرقی پاکستان کی شکست و ریخت میں یحییٰ خاں کا شریک و مشیر تھا اس سے یہ توقع نہیں کی جانی چاہیئے کہ وہ اپنی حرکتوں سے باز آجائے گا۔ اس وقت تو وہ وزیر داخلہ بھی نہ تھے، اب تو خیر سے وزیر داخلہ ہیں اور جو کچھ وہ چاہتے ہیں ان کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ صوبہ سرحد کے گورنر کی برطرفی کے فوراً بعد انہوں نے پشاور میں جو تقریر کی اس کا لب و لہجہ ایسا تھا کہ جیسے وہ خاص مقصد کے لئے پشاور پہنچے ہیں اور یہ مقصد خانہ جنگی کرانے کا تھا۔ انہوں نے خان عبدالولی خاں اور دوسرے زعماء کو للکارتے ہوئے کہا "وہ کہتے تھے اگر ہمیں چھیڑا گیا تو یہاں خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔ مگر اب وہ کہاں ہیں، کہاں ہیں وہ خون کی ندیاں۔ یہ ندیاں کیوں نہیں بہتیں"۔ مختصر یہ کہ ان کی پوری تقریر کا لب و لہجہ ایسا ہی تھا اور غالباً اس لیے کہ وہ مخالفین کو اشتعال دلانا چاہتے تھے۔ مگر شاید وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ ہمیں ذات سے زیادہ ملک عزیز ہے۔

گورنر کی برطرفی پر پختون سٹوڈنٹس فیڈریشن نے ہڑتال کی اپیل کی تھی۔ مجھے علم ہوا تو میں نے سٹوڈنٹس فیڈریشن پختون زلمے اور نیشنل عوامی پارٹی سے رابطہ پیدا کیا، ان سے اپیل کی انہیں سختی سے منع کیا کہ وہ کوئی ایسا اقدام نہ کریں جو کشیدگی بڑھانے کا باعث ہو۔ اور ہڑتال یا مظاہرہ پر اصرار نہ کریں چنانچہ اس اپیل پر وہ خاموش ہو رہے مگر خان قیوم اور ان کے حواریوں نے اسے ہماری کمزوری قرار دیا ہے۔ میں نے صدر بھٹو سے حالیہ ملاقات کے دوران واضح طور پر کہا تھا کہ چلیے آپ ہماری اتنی طاقت نہ مانیے جتنی ہم کہتے ہیں۔ بہرحال اتنا تو آپ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ہماری تھوڑی بہت طاقت ضرور

سرحد و بلوچستان کے گورنروں کی برطرفی غیر آئینی اور غیر جمہوری ہے

ہے اور ہمارے ساتھ عوام بھی ہیں۔ فساد اور ہنگامے کرانے کے لئے تھوڑے سے آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم چاہتے تو فساد کروا سکتے تھے اور اگر وہاں کوئی ہنگامہ یا فساد نہیں ہوا تو اس کا کریڈٹ ہمیں جاتا ہے۔ فساد محض اس لئے نہیں ہوا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ملک کو بچائیں۔ ایک محب وطن شہری کی حیثیت سے ہماری یہ ذمہ داری ہے"۔

"صدر بھٹو نے اس ملاقات میں مجھ سے کہا تھا کہ میں استعفیٰ واپس لے لوں لیکن ہمارا استعفیٰ مذاق نہ تھا اصولی اور احتجاجی تھا۔ میں نے ان سے کہا پہلے وہ ہماری اس شکایت کا تدارک کریں جو استعفیٰ کا باعث بنی ہے۔ اگر وہ اس کے لئے تیار نہیں تو ہم استعفیٰ واپس نہیں لیں گے۔

یہاں میں یہ بھی واضح کر دوں کہ نیشنل عوامی پارٹی سے ہمارا اتحاد اصولی ہے۔ اور ہم وزارت کی خاطر اصول سے انحراف نہیں کر سکتے۔ بعض لوگوں کو ہمارے اتحاد پر اعتراض ہے کہ ہم نے ایک سیکولر جماعت سے اتحاد کر رکھا ہے لیکن ہمارا موقف یہ ہے کہ ہمارے اتحاد کی بنا پانچ نکاتی منصوبہ ہے۔ جس میں اسلام کی علمداری اور ہمارے اسلامی مطالبات سرفہرست ہیں اور ایک سالہ دورِ حکومت میں نیپ نے اس اتحادی منصوبہ کی پوری پابندی کی ہے۔ ویسے بھی مرکزی حکومت نے بلوچستان کی عوامی حکومت اور سرحد و بلوچستان کے گورنروں کو برطرف کرنے کا جو اقدام کیا ہے وہ غیر آئینی اور جمہوریت کے منافی ہے۔ اس لئے ہم کسی طور بھی نیپ سے اتحاد کو ختم نہیں کر سکتے"۔

گورنر خٹک نے آج ۱۷؍ ۲ فروری کو، ہمارا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ لیکن اگر انہوں نے کسی اقلیتی پارٹی کو حکومت بنانے کی دعوت دی تو ہم مزاحمت کریں گے۔ اس وقت تک ہمیں اہم ارکان کے ایوان میں ۳۰ ممبروں کی تائید حاصل ہے۔ اور متحدہ محاذ کے ارکان میں سے کسی نے بھی ہمارے گروپ سے علیحدگی کا اعلان نہیں کیا۔ اس لئے استعفیٰ منظور کرنے کے بعد ہم سے پہلو تہی بجائے خود غیر آئینی ہے۔ اور جس طرح اس اقدام کے سلسلے میں آئین کا خیال نہیں رکھا گیا، اسی طرح اس امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اکثریت کا مظاہرہ کرنے کے لیے مختلف ہتھکنڈے اختیار کریں گے۔ ہو سکتا ہے بعض ارکان اسمبلی کو گرفتار بھی کیا جائے۔ لیکن اگر ایسا ہوا تو یہ عظیم جرم ہوگا۔ میں ان سے کہوں گا کہ وہ ہر حالت میں آئین و قانون کی پابندی کریں۔ کیا قانون صرف عوام کے لئے ہے۔ پولیس کے لئے نہیں اور آئین کی پابندی صرف ہماری ذمہ داری ہے اور اکثریت پارٹی اس سے بالاتر ہے۔ بہرحال میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر کسی اور کو وزارت سازی کی دعوت دی گئی تو ہم جمہوریت کے اصولوں اور آئینی تقاضوں کے مطابق فوری طور وزارت کی نمائندہ حیثیت سامنے آسکے۔ اور اگر حکومت نے اس سے گریز کیا تو یہ جمہوریت کیلئے سخت نقصان دہ ہوگا"۔

میرے آخری سوال کے جواب میں مفتی صاحب نے فرمایا:

باقی صفحہ ۲پر